ردروافض
تعلیمات مخدوم اشرف کی روشنی میں
مع
سنی شیعہ اختلاف فروعی نہیں اصولی ہے
مرتب
مولانا شبیر احمد راج محلی
ناشر
اعلی حضرت فاؤنڈیشن، ٹھوالہ کلیان مہاراشٹر
Designer 8404977083

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

ردروافض
تعلیمات مخدوم اشرف کی روشنی میں!

مرتب

مولانا شبیر احمد راج محلی

خطیب وامام جامع مسجد درگاہ حضرت مخدوم شاہ بابا، ملاڈ ویسٹ ممبئی۔

ناشر

اعلیٰ حضرت فاونڈیشن ٹٹوالا کلیان تھانے مہاراشٹر

نام کتاب: ردروافض تعلیمات مخدوم اشرف کی روشنی میں!

مرتب: مولانا شبیر احمد راج محلی

نظرثانی: مفتی معروف رضا نعیمی

پروف ریڈنگ: فاروق رضا قادری مہاراشٹر

کمپوزنگ: ابوالفیض راج محلی (7738778027)

باراوّل: ۱۴۴۲ھ / ۲۰۲۱ء

تعداد: ۱۱۰۰

ملنے کے پتے

اعلیٰ حضرت فاونڈیشن چشتیہ مسجد بنیلی گاؤں ٹٹوالا ایسٹ کلیان تھانے مہاراشٹر

فون نمبر 9892708816

ظہیر الدین منزل ٹیال راج محل صاحب گنج جھارکھنڈ

فون نمبر 7766993992

جامع مسجد درگاہ حضرت مخدوم شاہ بابا ملاڈ ویسٹ ممبئی

فون نمبر 7738778027

حاجی بک ڈیپو راج محل پھول بڑیا عیدگاہ چوک راج محل صاحب گنج جھاڑکھنڈ

فون نمبر 8210717081

نوازی بک ڈیپو پھول بڑیا راج محل صاحب گنج جھاڑکھنڈ

7808308010

نوٹ: تصحیح کی حتی الامکان کوشش کی گئی ہے تاہم غلطی کا امکان موجود ہے کسی اہل علم کو غلطی نظر آئے تو ضرور مطلع فرمائیں نوازش ہوگی (مرتب)

فہرست عناوین

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

انتساب

بندہ ناچیز اپنی اس حقیر کاوش کو
اولادرسول غوث وقت محبوب یزدانی سید مخدوم اشرف جہانگیر سمنانی چشتی رحمۃ اللہ علیہ
اور امام اہل سنت مجدد اعظم الشاہ احمد رضا خان بریلوی رحمۃ اللہ علیہ
اور بانی جامع اشرف شہزادۂ سرکار کلاں شیخ اعظم حضرت علامہ سید اظہار
اشرف اشرفی جیلانی کچھوچھوی رحمۃ اللہ علیہ
کے نام منسوب کرنے کی سعادت حاصل کرتا ہے
جن کے باطنی فیضان کے تصدق سے بندہ ناچیز اپنی اس حقیر سی
کاوش میں کامیاب ہوا

گر قبول افتد زہے عز و شرف

خادم اہل سنت و جماعت
الحقیر شبیر احمد راج محلی

تاثر گرامی

ازقلم: فاضل جلیل، عالم نبیل، جامع فتاویٰ ایوبیہ

حضرت علامہ مفتی ڈاکٹر محمد معروف رضا مصباح قادری نعیمی

سربراہِ اعلیٰ رضوی نعیمی دارالافتاء، وخواجہ معین الدین لائبریری، کاشانۂ سرکار محمد پور کشن گنج بہار۔

رکن تحریک کاروان سیمانچل (بھارت)

مبسملاً و حامداً و مصلیاً

مذہب اسلام ایک کامل واکمل دین، مکمل ضابطۂ حیات اور پوری دنیائے انسانیت کی فلاح و بہبود کا ذریعہ ہے۔ اس کی تعلیمات فطرتِ انسانی کے عین مطابق اور ہر قسم کے مسائل و مصالح کو جامع ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے انسان کو اس کے سروں پر اشرف المخلوقات کا زرّیں تاج سجا کر دنیا میں بھیجا اور اس کی زندگی کا مقصد عبادت اور بندگی قرار دیا۔ دینِ اسلام کا مقصد ''زندگی برائے بندگی'' ہے۔ کم وبیش ایک لاکھ چوبیس ہزار انبیائے کرام اور تین سو تیرہ رسولانِ عظام علیہ التحیۃ والتسلیم کا مقدس اور نورانی قافلہ وقتاً فوقتاً دنیا میں اسی لیے بھیجا گیا، تاکہ انسان کو اس کی زندگی کے مقصد، عبادت سے قریب کیا جائے اور ضلالت و گمراہی کے دلدل سے نکال کر اسے ایمان و ہدایت کی شاہراہ پر گامزن کیا جائے۔ جس کی تقاضوں کی تکمیل ابتدائے آفرینش سے تاہنوز علمائے ملت، فقہائے امت اور مشائخِ طریقت نے اپنی خداداد صلاحیتوں اور بے مثال قربانیوں کے ذریعے دینِ اسلام کی حقانیت کا چراغ روشن کیا ہے اور انفس و آفاق کی دنیا میں اجالا پھیلایا ہے۔ دین و مذہب کی پاس داری و پاسبانی اور قوم و ملت کی ہدایت و رہنمائی ان کی حیاتِ مستعار کے سب سے اہم مشاغل رہے ہیں۔ دعوت و تبلیغ

کے میدان میں تصنیف وتالیف اور قرطاس وقلم کی نمایاں کارکردگی و کامیابی مسلم رہی ہے۔ یہ علماء و مشائخ کے رشحاتِ قلم کا ہی نتیجہ ہے کہ حدیث وفقہ، سیر و تواریخ، فلسفہ وکلام، علم بدیع و بیان، ردومناظرہ، وغیرہ کی تدوین وتشکیل عمل میں آئی ہے۔ تصنیف وتالیف اور تحریر وقلم کے ہتھیار سے لیس ہو کر دین وملت کے قلعہ کی حفاظت و پاسبانی کا مقدس فریضہ انجام دینیوالے افراد واشخاص میں ایک انقلابی اور آفاقی فکر ونظر رکھنے والے فاضلِ نوجوان مناظر اہل سنت علامہ مولانا شبیر احمد راج محلی (عرف شاہر رضا)، زید مجدہ بھی ہیں جنہوں نے اس موضوع پر تحقیقاتی سفر طے کر کے منزلِ مقصود تک رسائی حاصل کی ہے۔ اور تصنیف و تالیف کے حوالے سے قابل رشک کارنامے انجام دیے ہیں۔ ان کی وقیع تصنیف لائقِ دید، قابلِ مطالعہ اور باعثِ افتخار ہیں۔ خصوصاً زیرِ مطالعہ کتابیں ''ردروافض تعلیمات مخدوم اشرف کی روشنی میں اور سنی شیعہ اختلاف فروعی نہیں اصولی ہے! گرچہ مطول نہیں مختصر ہیں مگر اپنی مثال آپ ہے، جو اس عنوان پر مولانا موصوف کی ایک منفرد اور بے مثال کاوش ہے۔ اس عنوان کو مصنف نے زورِ دلائل، کثرتِ براہین اور زبان و بیان کے دل فریب اسلوب سے نہایت وقیع اور معنی خیز بنا دیا ہے۔ ردومناظرہ اور اس کے مباحث پر عالمانہ ومحققانہ انداز میں روشنی ڈالی گئی ہے۔ اس سے پیشتر بھی علامہ محمد علی نقشبندی علیہ الرحمہ کی مشہور زمانہ کتاب ''دشمنان امیر معاویہ کا علمی محاسبہ'' پر تخریج کا کام کر چکے ہیں۔ جو خود ایک عظیم کام ہے۔ اور امید کی جاتی ہے کہ اس طرح اور بھی کاموں کو اپنی مشغولیت ومصروفیت کا حصہ بنائیں گے۔ ویسے بعد فراغت ہی وہابیت کی سرکوبی، اس کے خانہ تلاشی،، ردوابطال، اور اس کے شوشل میڈیا میں تنظیم الشوریٰ پلیٹ فارم کے ذریعہ مناظرہ ومباحثہ ومکالمہ کے توسط سے انسداد پر اقدام کیا ہے۔

ویسے دشمانِ دین اور اعدائے اسلام اپنی تمام تر عداوت ومخالفت کے باوجود قرآن کے چشمۂ شافی سے سیراب ہورہے ہیں۔ اور شریعتِ محمدی صلی اللہ علیہ وسلم کا گہرائی کے ساتھ مطالعہ کر کے انفس وآفاق میں اپنی صلاحیتوں کے جھنڈے گاڑ رہے ہیں۔ اسلامی تعلیمات وارشادات اور ان کی جامعیت وہمہ گیریت سے نہ کل انکار کیا گیا تھا اور نہ آئندہ انکار کیے جانے کی گنجائش ہے۔ کیوں کہ اسلام کے غیر متبدل اصول وقوانین کل کی طرح آج بھی اپنی اہمیت و معنویت اور ہمہ گیر عظمت وافادیت کا احساس دلاتے ہیں۔

جب کہ آج کی نئی نسل بدعقیدگی کی آلودگی سے پیدا ہونے والی نت نئی ذہنی بیماریوں کے ہاتھوں ہلاک ہورہے ہیں۔ چنانچہ اِن خطرات سے بچنے اور عقیدہ کے بچاؤ کے لیے اعتقاد کی اصلاح ٹھوس اجتماعی کوششوں کی متقاضی ہے۔ اِس سلسلے میں بڑے پیمانے پر تخریب ذہن واعتقاد پر مہم سازی ہورہی ہے جس کو یکسر مسترد کرنا غایت درجہ ضروری ہے۔ تو یہ جان کر غایت درجہ خوشی ہوئی کہ نئی نسلوں میں علمی وقلمی میدان میں برق رفتاری تصنیفی سرگرمی، بلند نگاہی وعالی ہمتی جیسے اوصاف وکمالات کے حامل فاضلِ نوجوان علامہ مولانا شبیر احمد راج محلی، زید مجدہ کی نئی تصنیف ''ردروافض تعلیمات مخدوم اشرف کی روشنی میں! منظر عام پر آنے والی ہے۔ ماشاء اللہ! یہ ایک عمدہ علمی وتحقیقی کام ہے، جس کی آج سخت ضرورت تھی۔ جہاں دیکھا وہاں تحقیق وتدقیق، اور ادب وصحافت کی جہان دیکھا.
تو میں اس نتیجہ پر پہنچا ہوں کہ کتاب مستطاب کیا ہی عمدہ اور بہترین تحقیق کا مجموعہ ہے جس سے آپ کی جلالت علمی مترشح ہوتی ہے اور صاحب کتاب کے با کمال ہونے کی شہادت پیش کرتی ہے۔ علامہ موصوف نے حضور مخدوم اشرف سمنانی علیہ الرحمہ کی تعلیمات کی روشنی میں بیش قیمت مباحث سے اپنے اسلاف

کی تردیدی روش کا ثبوت فراہم کیا ہے۔ جس میں ردروافض کو انتہائی تحقیق وتنقیح اور رواں دواں اسلوب میں علامہ موصوف نے بیان کیا ہے۔ کثرتِ کار، ہجومِ افکار اور دینی وتبلیغی مشاغل طویل خامہ فرمائی کی اجازت نہیں دیتے۔ میں دعا گو ہوں کہ اللہ تعالی اپنے حبیب پاک صاحب لولاک صلی اللہ علیہ وسلم کے صدقے مصنفِ کتاب کو مزید علمی ودینی خدمات انجام دینے کی توفیق بخشے اور انھیں عمر خضر عطا فرمائے۔ آمین ثم آمین یا رب العالمین بجاہِ سید المرسلین علیہ التحیۃ والتسلیم۔

احقر العباد: مصباح النعیمی غفرلہ

مورخہ یکم رجنوری ۲۰۲۱ء بروز جمعہ بعد نماز مغرب۔

تقریظ مبارک

حضرت علامہ مولانا مفتی محمد اختر القادری النعیمی
شیخ الحدیث وصدر مفتی دارالعلوم اشرف الاولیاء اترلکھی پور، موتھاباڑی، مالدہ

نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

اسلام اعتدال وتوازن اور عدل واستقامت کا دین ہے قرآن وسنت میں بہت سی ایسی آیات واحادیث ہیں جو اسلام کی وسطیت اور اس کے افراط وتفریط سے پاک متوازن اور معتدل ہونے پر دلالت کرتی ہیں ایسی وسطیت جس میں کوئی انحراف وکجی نہیں ہے لہذا مذہب اسلام میں غلو وتقصیر اور افراط وتفریط کی گنجائش نہیں جس نے بھی افراط وتفریط سے کام لیا وہ گمراہ ہوا اور میانہ روی اختیار کرنے والے راہ یاب ہوئے تاریخ ہمارے سامنے موجود ہے عیسائیوں نے دعوۂ محبت میں اس قدر غلو کیا کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام وحضرت مریم رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو مقام ربوبیت والوہیت پر قائم کر دیا اور تثلیث کے قائل ہو گئے اور یہودیوں نے دین کے معاملہ میں اس قدر تقصیر کی کہ انبیاء کرام کو قتل کرنے پر اتر آئے اسلام نے دونوں کو ناپسند کیا۔

اسی طرح مسلمانوں میں بھی کچھ ایسے گروہ ظاہر ہوئے جو اسلام کی راہ اعتدال سے اتنا دور ہو گئے کہ اسلام کی بات کرنے اور اسلامی شکل وصورت اختیار کرنے کے باوجود اسلام سے خارج تصور کئے گئے ,انہیں میں سے سر فہرست گروہ خوارج وروافض (شیعہ) ہیں۔گروہ خارجی صحابہ کرام اور مسلمانوں کے ساتھ عداوت میں ایمان سے خارج ہو گئے اور گروہ رافضی جھوٹا دعوۂ محبت اہل بیت اطہار میں ایمان سے باہر ہو گئے۔لائق ستائش ومبارکباد ہیں محب گرامی وقار حضرت مولانا شبیر احمد راج محلی صاحب کہ انہوں نے تعلیمات مخدوم

سمنان علیہ الرحمہ کی روشنی میں روافض کی جھوٹی محبت کا پردہ فاش کر دیا۔
اللہ تعالیٰ حضرت کی تصنیف کو قبول عام عطا فرمائے اور موصوف کے علم وعمل اور حیات میں بے شمار برکتیں عطا فرمائے۔
آمین بجاہ سید المرسلین علیہ التحیۃ والتسلیم

محمد اختر القادری النعیمی
دارالعلوم اشرف الاولیاء اترلکھی پور، موتھاباڑی، مالدہ۔

تمہیدی کلمات

آج ہر خاص وعام یہ جانتے ہیں کہ روافض (اہل تشیع) اہل بیت اطہار سے محبت کا جھوٹا دعویٰ کر کے صحابۂ کرام علیہم الرضوان کی شان اقدس میں گستاخیاں کرتے ہیں، یہاں تک کہ شیخین کریمین کی شان اقدس میں بھی بے انتہا گستاخانہ جملے یہ رافضی (شیعہ) بولتے اور لکھتے ہیں۔ (روافض نے اپنی کتابوں میں صحابۂ کرام و اہل بیت اطہار کی شان میں کیسی کیسی گستاخیاں کی ہیں معلوم کرنے کے لیے راقم الحروف کی تحریر بعنوان (**سنی شیعہ اختلاف فروعی نہیں اصولی ہے**) کا ایک بار مطالعہ ضرور کریں۔ اور اس جدید ٹیکنالوجی کے زمانہ میں ان روافض کی گستاخیاں ثابت کرنے کے لئے ہمیں زیادہ محنت کی ضرورت نہیں بلکہ یوٹیوب میں جا کر آپ حضرات خود بھی ان روافض کی گستاخیاں صحابۂ کرام کے تعلق سے سن سکتے ہیں المختصر یہ کہ روافض وہ گستاخ فرقہ ہے جو دیگر صحابۂ کرام علیہم الرضوان تو چھوڑیں خلفاے راشدین میں سے صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کی صداقت، فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کی عدالت اور عثمان غنی رضی اللہ عنہ کی سخاوت کے منکر ہیں۔

یہاں تک بس نہیں بلکہ ان خلفائے راشدین کی صحابیت تک کہ منکر ہیں (معاذ اللہ) جب کہ ہم اہل سنت و جماعت جملہ صحابہ کرام و جملہ اہل بیت اطہار علیہم الرضوان کی تعظیم وتوقیر کرنے والے، ان کا نام ادب واحترام سے لینے والے، ان کے ناموس پر پہراہ دینے والے ہیں اور جملہ صحابہ واہل بیت کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین کو جنتی سمجھنے والے ہیں جس پر ہمارے اکابرین اہل سنت وجماعت کی کتب شاہد ہیں راقم الحروف اپنی اس تحریر میں روافض کا رد اہل سنت وجماعت کی اس عبقری شخصیت کے ذریعہ سے کرنے جا رہا ہے جن کی ولایت کا ڈنکا آج پوری دنیا میں بج رہا ہے جن کی ولایت پر کسی بھی ایمان دار کو شک نہیں

جن کے مزار پرُ انوار سے فیض کا دریا بہتا ہے یعنی **شان چشتیت، تارک سلطنت، سلطان ولایت**، جنہیں دنیا **اولاد رسول، غوث العالم، محبوب یزدانی، حضور سید مخدوم اشرف جہانگیر سمنانی چشتی علیہ الرحمہ** کے نام سے جانتی اور مانتی ہے۔

رافضی شیعہ منزل مقصود تک نہیں پہنچ سکتا ہے

اب رخ کرتے ہیں حضور سید مخدوم اشرف سمنانی چشتی علیہ الرحمہ کی ان تعلیمات کی طرف جن سے فرقہ شیعہ رافضی کے عقائد باطلہ کا رد ہوتا ہے اور اہل سنت وجماعت کے عقائد حقہ کی ترجمانی ہوتی ہے چناں چہ آپ علیہ الرحمہ نے حضرت صدیق اکبر وفاروق اعظم وعثمان غنی اور مولیٰ علی رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین کے متعلق (اپنے ایک مکتوب جو کہ آپ علیہ الرحمہ نے شیخ عمر کی جانب لکھا اور یہ مکتوب ۔آیت کریمہ۔**اللہ نور السموات والأرض**۔کی تفسیر اور خلفائے راشدین کے چند مناقب پر مشتمل ہے اس میں فرماتے ہیں:

''برادر اعز اشرف الاصحاب شیخ عمر درویش اشرف کی جانب سے دعا قبول فرمائیں۔ اے بھائی! طالب صادق کے لئے جب تک اس راہ میں سختی نہ ہو راہ نہیں کھلتی۔ اور سالک واثق جب تک صداقت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نہ اپنائے اس کے لئے نفع ظاہر نہیں ہوتا''

(مکتوب اشرفی از رشحات قلم حضرت غوث العالم سید مخدوم اشرف سمنانی علیہ الرحمہ جامع مکتوبات مخدوم الآفاق سید عبدالرزاق نورالعین علیہ الرحمہ مترجم ومحشی علامہ سید ممتاز اشرفی طباعت ۲۰۰۰ء ناشر دارالعلوم اشرفیہ رضویہ اورنگی ٹاؤن کراچی پاکستان ص ۶۶ تیسرا مکتوب)

ایک جگہ اور فرماتے ہیں:

''سالک کو صداقت ابو بکر رضی اللہ عنہ، عدالت عمر رضی اللہ عنہ، حیائے عثمان رضی اللہ عنہ اور سخاوت حیدر رضی اللہ عنہ (یعنی

صداقت، عدالت، حیاء، اور سخاوت) سے آراستہ ہونا ضروری ہے
اور خلفائے راشدین کے اوصاف اربعہ سے پیراستہ ہونا ضروری
ہے ورنہ کسی کام کو نہ پہنچے گا اور بادشاہ کے سامنے سعادت مند نہ ہوگا''

(مکتوبات اشرفی ص۷۱ چوتھا مکتوب)

(پیغام) مندرجہ بالا دونوں مکتوب میں رافضی شیعوں کا کتنا زبردست رد فرمایا کہ عام اہل ایمان تو چھوڑیں بلکہ خواص کی بات کرتے ہوئے حضرت مخدوم اشرف سمنانی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں کہ جب تک صداقت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نہیں اپنائے سالک کے لئے نفع ظاہر نہیں ہوتا اور پھر دوسری جگہ تو آپ علیہ الرحمہ نے حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کی صداقت، حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کی عدالت، حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کی حیا اور حضرت مولیٰ علی رضی اللہ عنہ کی سخاوت کا ذکر کیا اور خواص کے لیے فرمایا جب تک خلفائے راشدین کے اوصاف اربعہ سے پیراستہ نہیں ہوتے کسی کام کو نہیں پہنچ سکتے۔ تو جب خواص خلفائے راشدین کی محبت وعقیدت کے بغیر منزل مقصود تک نہیں پہنچ سکتے تو پھر ہما شما کی حیثیت ہی کیا ہے؟ گویا کہ حضرت مخدوم اشرف سمنانی چشتی علیہ الرحمہ کی تعلیمات کی روشنی میں یہ بات ثابت ہوگئی کہ کوئی بھی رافضی شیعہ منزل مقصود تک نہیں پہنچ سکتا ہے کیوں کہ رافضی شیعہ خلفائے راشدین کے اوصاف اربعہ اپنانا تو دور کی بات رافضی شیعہ تو خلفائے راشدین میں سے تین خلیفہ راشد کی خلافت وصحابیت تک کے منکر ہیں۔ (معاذ اللہ) اس سب جملہ اہل سنت وجماعت خصوصاً جن کو بھی حضرت مخدوم اشرف سمنانی علیہ الرحمہ کی نسبت غلامی کا شرف حاصل ہے ان کے لیے ضروری ہے کہ روافض سے کوئی رشتہ عقیدت ومحبت نہ رکھے کیوں کہ رافضی شیعہ منزل مقصود تک پہنچ ہی نہیں سکتے کسی کو پہنچانا تو دور کی بات ہے۔

افضلیت شیخین کا عقیدہ

ماقبل میں ہم نے بیان کیا کہ سالک واثق کے منزل مقصود تک پہنچنے کے لیے خلفائے راشدین کے اوصاف اربعہ کو حضرت مخدوم اشرف سمنانی چشتی علیہ الرحمہ نے لازم قرار دیا۔ اب ملاحظہ کریں کہ حضرت مخدوم اشرف جہانگیر سمنانی چشتی علیہ الرحمہ نے معتقدات اہل سنت وجماعت شمار کرتے ہوئے کیا ارشاد فرمایا ہے؟ فرماتے ہیں کہ:

''حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے منقول ہے کہ اہل سنت وجماعت دس امور کے معتقد ہیں اول: دونوں پیروں (شیوخ) یعنی حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی افضلیت کے قائل ہیں، دوم: دونوں دامادوں یعنی حضرت عثمان رضی اللہ عنہ اور حضرت علی رضی اللہ عنہ کی بزرگی تسلیم کرتے ہیں، سوم: دونوں قبلوں یعنی بیت المقدس اور کعبہ شریف کو محترم خیال کرتے ہیں، چہارم: موزے پر مسح کرنے کو جائز مانتے ہیں، پنجم: جنت اور دوزخ کے حقیقی ہونے کے قائل ہیں۔ ششم: امام صالح ہو یا بد ہو دونوں کے پیچھے نماز پڑھ لیتے ہیں، ہفتم: نیکی اور بدی کی تقدیر اللہ تعالیٰ کی طرف سے جانتے ہیں، ہشتم: بندہ فرمانبردار ہے یا خطا کار دونوں کے جنازے میں شریک ہوتے ہیں، نہم: نماز اور زکوٰۃ کی ادائیگی فرض سمجھتے ہیں، دہم: ظالم ہو یا عادل دونوں امیروں کی اطاعت کرتے ہیں''

(لطائف اشرفیہ جلد دوم مترجم ص۲۲۰ لطیفہ نمبر ۳۳)

(پیغام) اس ملفوظ میں تو رافضی شیعہ اور تفضیلی شیعہ دونوں کا رد بلیغ موجود

ہے، کیوں کہ رافضی تو خلفائے راشدین میں سے تین کی خلافت وصحابیت کے ہی قائل نہیں اور تفضیلی شیعہ صحابیت کے تو قائل ہیں مگر افضلیت کے قائل نہیں، تو مخدوم اشرف جہانگیر سمنانی چشتی علیہ الرحمہ نے نظریہ دیا کہ جو اہل سنت وجماعت ہیں وہ صرف شیخین کریمین کی خلافت وصحابیت ہی نہیں بلکہ ان کی افضلیت کے بھی قائل ہیں اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہ اور حضرت علی رضی اللہ عنہ کو بھی کمتر نہیں سمجھتے بلکہ ان کی بزرگی کے بھی قائل ہیں۔

روافض گستاخ فرقہ ہے

اب حضرت مخدوم اشرف سمنانی چشتی علیہ الرحمہ کے ارشادات عالیہ میں سے رد روافض پر مشتمل ایک مکمل اقتباس نقل کرتا ہوں جس سے معلوم ہوگا کہ حضرت مخدوم اشرف سمنانی علیہ الرحمہ نے مختصراً مگر کس قدر جامع انداز میں روافض کا مکمل تعارف پیش فرمایا ہے پھر اندازہ ہوگا کہ روافض کتنا بدترین و گستاخ فرقہ ہے چناں چہ حضرت مخدوم اشرف سمنانی چشتی علیہ الرحمہ نے **حدیث رسول:** **لَتَفْتَرِقَنَّ أُمَّتِي عَلَى ثَلَاثٍ وَسَبْعِينَ فِرْقَةً وَاحِدَةٌ فِي الْجَنَّةِ، وَثِنْتَانِ وَسَبْعُونَ فِي النَّارِ قِيلَ: يَا رَسُولَ اللهِ مَنْ هُمْ؟ قَالَ: »الْجَمَاعَةُ..**

(ابن ماجہ شریف کتاب الفتن بَابُ افْتِرَاقِ الأُمَمِ حدیث نمبر ۳۹۹۲)

۔کی روشنی میں کلام کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

''وہ بہتر فرقے جو باطل ہیں دراصل چھ ہیں تفصیل یہ ہے۔

(۱) رافضیہ (۲) خارجیہ (۳) قدریہ (٤) جبریہ (٥) جہمیہ اور (٦) مرجیہ۔ ان میں ہر ایک کے بارہ فرقے ہیں۔ اس طرح چھ کو بارہ سے ضرب دیں تو بہتر حاصل ہوتے ہیں۔ جیسا کہ بیان کیا جائے گا ان شاء اللہ تعالیٰ''

پھر آگے حضرت مخدوم اشرف سمنانی علیہ الرحمہ نے رافضیوں کے بارہ فرقوں کی تفصیل کچھ اس طرح ارشاد فرمائی:

''پہلا علویہ: جو حضرت علی رضی اللہ عنہ کو نبی مانتے ہیں۔ دوسرا ابدیہ: جو حضرت علی رضی اللہ عنہ کو شریک نبوت کہتے ہیں۔ تیسرا شیعہ: جو حضرت علی رضی اللہ عنہ کو دوسرے صحابہ (رضی اللہ عنہم اجمعین) سے زیادہ نہ چاہے اس کو کافر کہتے ہیں۔ چوتھا اسحاقیہ: جو عالم (دنیا) کو کسی بھی زمانے میں نبی سے خالی نہیں مانتے۔ (یعنی ان کے نزدیک نبوت ختم نہیں ہوئی)۔ پانچواں زیدیہ: جو حضرت علی رضی اللہ عنہ کی اولاد کے علاوہ دوسرے کو امام نہیں مانتے۔ چھٹا عباسیہ: جو حضرت عباس رضی اللہ عنہ اور (حضرت) عبد المطلب کی اولاد کے سوا کسی کو حکومت کرنے کے لائق نہیں مانتے۔ ساتواں امامیہ: جو زمین کو امام غیب داں سے خالی نہیں جانتے ان کے نزدیک امام فاجر کے پیچھے نماز پڑھنا جائز نہیں۔ ان کا عقیدہ ہے کہ خلیفہ بنو ہاشم کے علاوہ نہیں ہوسکتا۔ آٹھواں نادمیہ: یہ کہتے ہیں جو شخص اپنے آپ کو دوسرے سے فاضل خیال کرے وہ کافر ہے۔ نواں تناسخیہ: جو روحوں کو ایک بدن سے دوسرے بدن میں منتقل ہونے کو تسلیم کرتے ہیں۔ دسواں لاعنیہ: جو حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ (حضرت) طلحہ رضی اللہ عنہ (حضرت) زبیر رضی اللہ عنہ اور حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا پر لعنت جائز قرار دیتے ہیں۔ گیارہواں راجعیہ: جو کہتے ہیں کہ قیامت برپا ہونے سے پہلے حضرت علی رضی اللہ عنہ دنیا میں آئیں گے۔ ان کا یہ عقیدہ بھی بجلی کی کڑک، گھوڑے کی زین کا تنگ

اور پرچم حضرت علی رضی اللہ عنہ کا کوڑا (تازیانہ) ہے۔ بارہواں
متربصیہ: یہ مسلمان بادشاہوں کے خلاف بغاوت کو جائز قرار دیتے
ہیں''

پھر آگے حضرت مخدوم اشرف سمنانی چشتی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں:

''لیکن یہ بارہ فرقے جن باتوں میں باہم متفق ہیں وہ یہ ہیں کہ
نماز باجماعت ادا نہیں کرتے، موزے پر مسح نہیں کرتے۔
شیخین 'کریمین' رضی اللہ تعالیٰ عنہما پر لعنت کرتے ہیں اور دوسرے
صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین سے بیزار ہیں مگر حضرت علی رضی اللہ
عنہ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں کہتے ہیں کہ وہ تنہا
رسالت کا کام انجام نہیں دے سکتے تھے حضرت طلحہ و زبیر رضی اللہ
عنہما کو برا سمجھتے ہیں اور انہیں مجتہد بھی نہیں مانتے رحمت سے ناامید
ہیں تراویح نہیں پڑھتے طلاق کے لئے مختلف الفاظ ادا کرتے
ہیں اور نماز میں دائیں ہاتھ کو بائیں ہاتھ پر نہیں رکھتے''

(لطائف اشرفیہ جلد دوم مترجم ص، ۲۲۰ تا ۲۲۱ لطیفہ نمبر ۳۳)

(پیغام) لطائف اشرفیہ میں درج حضرت مخدوم اشرف سمنانی چشتی علیہ الرحمہ
کے ارشاد عالیہ جو مذکور ہوا اس کو پڑھتے ہی رافضیوں کے متعلق بہت سی باتوں کا علم
ذہن میں خود بخود آجائے گا لیکن راقم الحروف کے ذہن میں حضرت مخدوم اشرف
علیہ الرحمہ کی مذکورہ بالا تعلیمات کی روشنی میں جو چند باتیں سمجھ آئی وہ یہ ہیں:

رافضی وہ فرقہ ہے جو ختم نبوت کا منکر ہے۔ رافضی وہ فرقہ ہے جو رسول اللہ
ﷺ کی نبوت کو حضرت علی رضی اللہ عنہ کے بغیر کامل نہیں مانتا ہے۔ رافضی وہ
فرقہ ہے جو افضلیت شیخین کے قائلین کو کافر کہتا ہے۔ رافضی وہ فرقہ ہے جو ہر دور
میں کسی نہ کسی کو نبی مانتا ہے۔ رافضی وہ فرقہ ہے جو حضرت علی رضی اللہ عنہ کی اولاد

کے علاوہ کسی کو امام ماننے کو تیار نہیں ہے۔ رافضی وہ فرقہ ہے جو روحوں کا ایک
بدن سے دوسرے بدن میں منتقل ہونے کا عقیدہ رکھتا ہے۔ رافضی وہ فرقہ ہے جو
صحابیِ رسول حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ و حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ و حضرت
زبیر رضی اللہ عنہ اور زوج رسول بنت صدیق اکبر ام المؤمنین حضرت عائشہ
صدیقہ رضی اللہ عنہا پر لعنت و ملامت کو جائز سمجھتا ہے۔

اب ذرا بتائیں! کیا ایسے بدترین گستاخ فرقہ کے ماننے والوں سے
عقیدت و محبت درست ہوسکتی ہے؟ کیا ایسے بدترین گستاخ لوگوں سے محبت و
الفت رکھنا ہماری ایمانی غیرت کو قبول ہوسکتا ہے؟ کیا ایسے بدترین گستاخ فرقہ
کے مبلغین و پیروکاروں کو مسلمان سمجھنا درست ہوسکتا ہے؟ اگر نہیں اور بالکل نہیں
تو پھر ہمیں چاہیئے کہ ہم مسلمانوں کو بتائیں کہ یہ شیعہ رافضی باطل و گستاخ فرقہ
ہے، ان سے دور و نفور رہو۔

روافض حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے محب یا گستاخ؟

ماقبل میں ہم نے تعلیماتِ مخدوم اشرف کی روشنی میں روافض کے بارہ فرقوں
اور ان کے عقائد باطلہ اور گستاخیوں کی پہچان و شناخت کی اب ذرا اور آگے
بڑھیں اور ملاحظہ کریں کہ حضرت مخدوم اشرف سمنانی چشتی علیہ الرحمہ نے کس
طرح پردہ اٹھایا ہے اور ثابت کیا ہے کہ یہ روافض جس طرح دشمن صحابہ ہیں ویسے
ہی یہ روافض حضرت علی رضی اللہ عنہ کے بھی محب نہیں بلکہ گستاخ مولیٰ علی رضی اللہ
عنہ ہیں اور حضرت علی رضی اللہ عنہ کے طریق سے بھی ہٹے ہوئے ہیں اور ساتھ یہ
بھی ملاحظہ کریں کہ کس طرح آپ علیہ الرحمہ نے اہل سنت و جماعت کی صحابہ کرام
سے حقیقی محبت اور عقائد صحیحہ کی ترجمانی فرمائی ہے چناں چہ حضرت مخدوم اشرف
سمنانی چشتی علیہ الرحمہ تولا اور تبرا کا صحیح معنی و مفہوم کرتے ہیں کیوں کہ روافض تولا و

تبرا کا غلط معنی و مفہوم بتا کر صحابۂ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین کی شان میں گستاخیاں کرتے ہیں اور مولیٰ علی رضی اللہ عنہ کی طرف وہ غلط باتیں منسوب کرتے ہیں جس سے دور دور تک حضرت علی رضی اللہ عنہ کی ذات پاک کو کوئی علاقہ نہیں ہے اس سبب حضرت مخدوم اشرف سمنانی چشتی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں:

''تبرّا اور تولاّ بندے کی دو صفتین ہیں۔ اسلام کا وجود اس صورت پر قائم ہوتا ہے جو لوگوں کے تصور میں ہوتی ہے۔ (ان دو صفتوں پر اسلام کا وجود قائم ہے)۔ تبرا سے مراد امر باطل سے روگردانی اور تولا سے (مراد) امر حق کی جانب متوجہ ہونا ہے۔ باطل پر وہ شخص ہے جو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے طریق کے علم سے انکار کرتا ہے اور حق پر وہ ہے جو اللہ اور رسول پر ایمان لاتا ہے اور امر و نواہی سے غمگین نہیں ہوتا۔ یہ تولا اور تبرا کا صحیح مفہوم ہے۔ اس کا وہ مطلب نہیں جو روافض اخذ کرتے ہیں۔ وہ (یعنی روافض) امیر المؤمنین (حضرت) علی رضی اللہ عنہ کو دوسرے اصحاب (یعنی شیخین کریمین رضی اللہ تعالیٰ عنہما) پر ترجیح اور فضلیت دیتے ہیں۔ وہ (یعنی روافض) حضرت علی رضی اللہ عنہ کو قبول کرتے ہیں اور دوسرے (اصحابِ نبی رضی اللہ عنہم اجمعین) سے اعراض کرتے ہیں اور کہتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ حق پر اور دوسرے باطل پر ہیں۔ یہ کھلم کھلا بڑائی جتلانا ہے حالانکہ کہ صحابہ (کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین) کی شان میں آیات واحادیث موجود ہیں''

''کماقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم: اصحابی کالنجوم بایھم اقتدیتم اھتدیتم''

(مشکاۃ المصابیح، کتاب المناقب والفضائل، باب مناقب الصحابۃ رضی اللہ عنھم اجمعین، حدیث نمبر ۶۰۱۸)

یعنی: جیسے کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے میرے اصحاب ستاروں کے مثل ہیں اس لیے تم ان میں سے جس کسی کی پیروی کرو گے ہدایت پا جاؤ گے''

پھر آگے اپنا مشاہدہ بیان کرتے ہوئے ارشاد فرماتے ہیں:

''یہ فقیر بعض رافضیوں سے ملا ہے، جو حضرت علی رضی اللہ عنہ کی محبت میں بہت زیادہ غلو کرتے تھے اور اپنی جہالت پر مصر تھے میں (اشرف سمنانی) کہتا ہوں کہ اہل سنت وجماعت کہتے ہیں کہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ افضل واکمل تھے اور روافض ترجیح و تفضیل کے قائل ہیں لیکن حضرت علی رضی اللہ عنہ نے دوسروں سے تبرّا نہیں کی جیسے روافض حضرت علی رضی اللہ عنہ کی محبت میں دوسروں سے تبرّا کرتے ہیں ان کا ''یعنی رافضیوں کا'' یہ عمل حضرت علی رضی اللہ عنہ کے خلاف ہے''

پھر نصیحت کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

''میں کہتا ہوں کہ تمام علما کا اس پر اتفاق ہے کہ محبت کرنے والے کے دین کا راستہ محبوب کے تابع ہوتا ہے اور وہ کامل جب ہوتا ہے جب وہ اپنے محبوب کی صفات حمیدہ کو اپنے اندر پیدا کرلے ایسا شخص خدا اور سول کا محبوب بن جاتا ہے''

(لطائف اشرفی جلد سوئم مترجم ص ۴۱۳ تا ۴۱۴ لطیفہ نمبر ۴۹)

(پیغام) مندرجہ بالا اقتباس میں افضلیت حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کا عقیدہ بھی موجود ہے۔ اب ایک اور اقتباس نقل کرتا ہوں جس میں حضرت مخدوم اشرف سمنانی چشتی علیہ الرحمہ نے خلیفۂ بلافصل حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کی طرف اشارہ فرمایا ہے چناں چہ فرماتے ہیں:

''حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ بہت زیادہ صاحب علم اور

صاحب کمال صحابی تھے اسی بنا پر ان کی اقتدا کا حکم ہوا **النائب کالمنوب** یعنی نائب ایسا ہی ہے جیسے نائب کیا ہوا ہوتا ہے (یعنی نائب اصل جیسا ہوتا ہے)''

(لطائف اشرفی جلد سوئم مترجم ص ۴۱۳ لطیفہ نمبر ۴۹)

حضور مخدوم اشرف کا آخری نصیحت نامہ

جب بات چل پڑی ہے افضلیت شیخین کریمین رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی تو اس مسئلہ پر مزید اقتباس ''رسالہ قبریہ'' جو کہ حضور مخدوم اشرف سمنانی علیہ الرحمہ کی تصنیف ہے۔اس سے نقل ہے ملاحظہ فرمائیں اور دیکھیں کہ حضور سید مخدوم اشرف کا عقیدہ کیا تھا چاروں خلفائے راشدین کی افضلیت کے متعلق اور ساتھ یہ بھی دیکھیں کہ حضور مخدوم اشرف نے آخری عمر میں اپنے تمام خلفا و مریدین کے لیے کیا نصیحت فرمائی گویا کہ یہ **حضور مخدوم اشرف کا آخری نصیحت نامہ** ہے اور جب یہ آخری نصیحت ہے تو پھر سلسلہ اشرفیہ کے جملہ خلفا و مریدین کو اس نصیحت نامہ پر کاربند رہنا ضروری ہے ورنہ جو شخص اس آخری نصیحت نامہ پر کاربند نہیں ایسے شخص سے حضور سید مخدوم اشرف سمنانی چشتی علیہ الرحمہ بیزار ہیں اور ایسا شخص حضور سید مخدوم اشرف سمنانی چشتی علیہ الرحمہ کے نزدیک گمراہ و زندیق ہے۔خیر اب حضور سید مخدوم اشرف علیہ الرحمہ کی آخری نصیحت نامہ کی طرف چلتے ہیں لیکن آخری نصیحت نامہ کو سمجھنے کے لیے پہلے اس کے پس منظر کو سمجھنا ضروری ہے چناں چہ جب حضرت مخدوم اشرف جہانگیر سمنانی چشتی رضی اللہ عنہ کے وصال شریف کا دن قریب آیا تو وہ ماہ محرم الحرام کا تھا ایک محرم الحرام سے لے کر دس محرم الحرام تک حضرت مخدوم اشرف سمنانی رضی اللہ عنہ اپنے اصحاب کے ساتھ مل کر قرآن پاک کی تلاوت مع قرأت کرتے رہے اُنہیں ایام

میں اپنے اصحاب سے ارشاد فرمایا:

''میری قبر باغ کے درمیان بناؤ اور طول و عرض اتنا ہو کہ نماز پڑھی جا سکے''

حکم کے مطابق مرقد مبارک تیار کیا گیا پھر حضرت مخدوم اشرف سمنانی رضی اللہ عنہ خود ہی مرقد کے معائنہ کے لیے تشریف لے گئے پھر اُنہیں ایام میں اپنے جملہ اصحاب اور خصوصاً اپنے سجادہ نشین حضرت مخدوم الآفاق شیخ الاسلام سید عبد الرزاق ابن سید عبدالغفور حسن جیلانی المعروف بہ حضرت نور العین رضی اللہ عنہما کو صبر و استقامت کی تلقین فرماتے رہے پھر ایک دن حضرت سید مخدوم اشرف سمنانی رضی اللہ عنہ چند ورق سادہ کاغذ کا لے کر اس مرقد مبارک پر تشریف لے گئے جو کہ آپ ہی کے ارشاد کے مطابق آپ ہی کے لیے بنایا گیا تھا چناں چہ مکمل ایک رات ایک دن اس بنائے گئے مرقد مبارک کے اندر حضرت سید مخدوم اشرف سمنانی رضی اللہ عنہ نے وقت گذارے اور وہی بنائے گئے مرقد مبارک کے اندر ان سادے کاغذوں پر یہ نصیحت نامہ (جس نصیحت نامہ کو رسالہ قبریہ کہا جاتا ہے) تحریر فرما کر تشریف لائے جس میں حمد و نعت کے بعد ایک جگہ یہ تحریر تھا:

''و نعتقدُ بفضلِ اصحابه و احق الخلافة ابو بکر بن قحافةَ سائر المسلمينَ و التابعينَ ثم افضل من اصحابه و احق الخلافةِ عمر ثم عثمان ثم علی (رضی اللہ عنهم اجمعين)''

اور (ہم) رسول اللہ ﷺ کے تمام اصحاب کی فضیلت پر بھی یقین رکھتے ہیں، ہم یہ بھی مانتے ہیں کہ تمام مسلمانوں میں خلافت کے سب سے زیادہ مستحق اور ان میں سب سے افضل ابوبکر بن ابو قحافہ تھے، پھر عمر، پھر عثمان، پھر علی رضی اللہ عنہم اجمعین۔

ہمارے تمام فرزندان، برادران، اور محبین و معتقدین کو یہ یاد رہے کہ ہم اسی

پر تھے، اور ہمیشہ اسی پر رہیں گے (ان شاء اللہ)

جس کا مذکورہ بالا عقیدہ نہ ہو وہ گمراہ اور زندیق ہے، ہم اس سے بیزار ہیں، اور خدا اس سے راضی نہیں۔

(حجۃ الذاکرین مع رسالہ قبریہ ص ۲۵ تا ۲۶، مترجم مفتی رضاء الحق اشرفی مصباحی، ناشر السید محمود اشرف دار التحقیق والتصنیف جامع اشرف کچھوچھہ شریف)

رسالہ قبریہ میں درج نصیحت نامہ کو رسالہ بنام ''پیغام اشرف'' جو کہ کچھوچھہ شریف سے شیخ طریقت گل گلزار اشرفیت حضور سید فخر الدین اشرف اشرفی جیلانی مدظلہ العالی سجادہ نشین آستانہ عالیہ مخدوم اشرف کچھوچھہ شریف کی سرپرستی میں نکلتا تھا جس کے مدیر حضور سید مظہر الدین اشرف اشرفی جیلانی مدظلہ العالی ایم اے 'علیگ' تھے، اس میں بھی نقل کیا گیا ہے اس رسالہ سے نصیحت نامہ کا ترجمہ ملاحظہ کریں:

''میرے برادان احباب اور اصحاب کو معلوم ہو کہ میں ''اشرف سمنانی'' 'اللہ' 'عز وجل' اور اس کے رسول 'صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم' پر ایمان رکھتا ہوں اور اسلام کے احکام کا پابند ہوں میرا عقیدہ ہے کہ حضرت محمد 'صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم' کے سب اصحاب 'رضی اللہ عنہم اجمعین تمام' تمسلمین و تابعین سے افضل تھے اور اصحاب 'یعنی اصحاب محمد 'صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم' میں 'سب سے' افضل واعلیٰ۔ حضرت ابو بکر ان کے بعد 'حضرت' عمر پھر 'حضرت' عثمان، پھر 'حضرت' مولیٰ علی 'رضی اللہ عنہم اجمعین' میرے فرزندوں اور معتقدوں کو معلوم ہو کہ میرا یہی عقیدہ تھا، یہی ہے، اور یہی ابد تک رہے گا، جس شخص کا یہ اعتقاد نہ ہو وہ گمراہ اور زندیق ہے، میں 'سید اشرف سمنانی' اس سے بیزار ہوں اور خدا اس سے راضی نہیں، حق سبحانہ کی تجلی ستر ہزار بار اس فقیر پر ہوئی اور

اس قدر نوازش اور مرحمت ہوئی کہ تحریر میں نہیں آسکتی، عالم ملکوت سے ندا آئی کہ اشرف ہمارا محبوب ہے، اس کے سب مریدوں کے گناہ ہم نے معاف کیے اور اُن کو اشرف کے طفیل میں بخشا، یہ آخری بشارت میں 'سید اشرف سمنانی' سب بھائیوں اور دوستوں کو پہنچا تا ہوں''

(ماخوذ از رسالہ۔ پیغام اشرف۔ صفحہ نمبر ۷۶ تا ۸۹۔ ناشر مخدوم اشرف اکیڈمی کچھوچہ شریف۔)

اسی طرح رسالہ قبریہ کی مذکورہ بالا عبارات کو سلسلہ اشرفیہ چشتیہ کے عظیم بزرگ مجدد سلسلہ اشرفیہ عالم ربانی ہم شبیہ غوث جیلانی حضرت سید علی حسین اشرفی میاں المعروف بہ اعلیٰ حضرت اشرفی میاں کچھوچھوی علیہ الرحمہ نے بھی اپنی مشہور زمانہ کتاب صحائف اشرفی میں نقل فرمایا ہے چناں چہ صحائف اشرفی میں رسالہ قبریہ کی عبارت یوں نقل ہے:

''و نعتقدُ بفضلِ اصحابه و احق الخلافة ابو بکر بن قحافةَ سائر المسلمینَ والتابعینَ ثم افضل من اصحابه و احق الخلافةِ عمر ثم عثمان ثم علی (رضی اللہ عنهم اجمعین)''

عبارت نقل کرنے کے بعد اعلیٰ حضرت اشرفی میاں ترجمہ کچھ یوں کرتے ہیں:

''اور اعتقاد رکھتا ہوں فضیلت اصحاب رسول پر اور مستحق زیادہ خلافت میں ابو بکر بن قحافہ تمام مسلمان اور تابعین پر پھر ان کے بعد افضل اور زیادہ مستحق خلافت عمر ہیں پھر عثمان پھر علی (راضی ہوا اللہ تعالیٰ ان سب سے)''

''جو شخص اس پر اعتقاد نہ رکھے گمراہ ہے اور جھوٹا ہے میں اس سے بیزار ہوں اور خدا عز وجل اس سے راضی نہیں''

[بحوالہ۔ صحائف اشرفی حصہ دوم صفحہ ۱۳۹ تا ۱۴۰. ناشر ادارہ فیضان اشرف سنی دار العلوم محمدیہ منارہ مسجد محمد علی روڈ ممبئی]

(پیغام) چوں کہ حضرت مخدوم اشرف سمنانی قدس سرہ العزیز سلسلہ چشتیہ

نظامیہ سراجیہ اشرفیہ کے عظیم بزرگ ہیں وقت کے غوث العالم ہیں مقام محبوبیت پر فائز ہیں اس سبب عافیت اسی میں ہے کہ سلسلہ چشتیہ بالخصوص سلسلہ چشتیہ نظامیہ سراجیہ اشرفیہ کے جملہ مشائخین ومعتقدین ومریدین کوبھی اسی عقیدہ حقہ پر رہنا چاہیئے! ساتھ ہی اس نصیحت نامہ سے معلوم ہوا کہ افضلیت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کا عقیدہ رکھنا اہلسنت کی پہچان ہے۔

مسئلہ ایمان ابوطالب اور موقف مخدوم اشرف

روافض زمانہ مسئلہ ایمان ابوطالب کو آڑ بنا کر اہل سنت و جماعت کے اکابرین واصاغریں پر آج کل خوب فتویٰ بازی کرتے ہیں جب کہ یہ بات اپنی جگہ مسلم ہے کہ مسئلہ ایمان ابوطالب مختلف فیہ برسوں سے چلا آرہا ہے اور تحقیق یہ ہے کہ جمہور اہل سنت و جماعت کفر کے قائل ہیں اور کچھ ایمان کے اور بعض سکوت کرتے ہیں لیکن زمانہ ماضی میں اہل سنت و جماعت میں کوئی ایسی مثال نہیں ملتی کہ کسی اکابر اہل سنت و جماعت نے قائل ایمان ابوطالب کو ایمان ابوطالب کا قائل ہونے کی وجہ سے کافر کہا ہو یا کسی اکابر اہل سنت نے قائل کفر ابوطالب کو کفر ابوطالب کا قائل ہونے کی وجہ سے کافر کہا ہو کیوں کہ اہل سنت وجماعت کے نزدیک یہ مسئلہ ہی ظنیات میں شمار ہوتا ہے لیکن ہاں نواصب اور روافض اس مسئلہ میں برسوں سے شدت پسند رہے ہیں رافضیوں کے نزدیک قائل ایمان ابوطالب ہونا ضروری ہے اور نواصب کے ہاں قائل کفر ابوطالب ہونا ضروری ہے اور اسی طریق باطل پر آج کل کچھ اپنے کو اہل سنت وجماعت کہلانے والے حضرات بھی چل پڑے ہیں جو برسرعام بھرے مجمع میں بلاضرورت کہتے نظر آتے ہیں کہ جو جناب ابوطالب کو صاحب ایمان نہیں مانتا ہم انہیں مسلمان نہیں مانتے (معاذ اللہ) اور اسی طرح کچھ ناصبی ذہنیت کے لوگ

ہیں جن کا طریقہ یہ ہے کہ جیسے ہی دیکھا، سنا، کہ کوئی ایمان ابوطالب کا قائل ہے پھر کہنے والا چاہے کوئی بھی ہو فوراً شیعہ رافضی یا تفضیلی یا نیم رافضی وغیرہ کا فتویٰ لگا دیتے ہیں یا سمجھنے لگتے ہیں جب کہ ہمارے نزدیک دونوں ہی غلط طریق پر ہیں۔

بہر حال اب جناب ابوطالب کے کفر و ایمان کے متعلق حضرت مخدوم اشرف سمنانی چشتی علیہ الرحمہ کا موقف بتاتے ہیں تاکہ وہ لوگ بھی نصیحت حاصل کریں جو کہتے ہیں کہ تمام اولیا وصوفیہ کا مذہب ایمان ابوطالب کا ہے جب کہ یہ دعویٰ بلا دلیل ہے چناں چہ صوفیا کے امام حضرت سید مخدوم اشرف سمنانی چشتی علیہ الرحمہ رسول اللہ ﷺ کے چچاؤں کا ذکر کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

"ان میں (یعنی رسول اکرم ﷺ کے چچاؤں میں) ایک ابو طالب تھے جن کا نام عبد مناف تھا، وہ نبی علیہ السلام کے والد عبداللہ اور عاتکہ کے جنہوں نے واقعہ بدر خواب میں دیکھا تھا، ماں جایے بھائی تھے، والدہ کا نام فاطمہ بنت عمرو تھا، ابوطالب نے حالت کفر میں انتقال کیا، عقیل، جعفر، اور علی رضی اللہ تعالیٰ عنہم اور ام ہانی (رضی اللہ تعالیٰ عنہا) ابوطالب کے اولاد تھے اور صحبت سے مشرف ہوئے (یعنی رسول اللہ ﷺ کی صحبت سے مشرف ہوئے ایمان لائے اور مقام صحابیت سے مالا مال ہوئے"

(لطائف اشرفی جلد سوئم مترجم ص۹۹؛ لطیفہ نمبر۹۲)

اسی طرح حضرت مخدوم اشرف سمنانی چشتی علیہ الرحمہ کا کفر ابوطالب کا موقف مکتوبات اشرفی کے دسویں مکتوب میں بھی صراحت کے ساتھ موجود ہے۔ (اور مکتوبات اشرفی کے مرتب وجامع ہیں جانشین مخدوم سمناں مخدوم الآفاق حضرت سید عبدالرزاق نورالعین چشتی جیلانی علیہ الرحمہ)

(بحوالہ ماہنامہ جامع اشرف شمارہ نومبر ۲۰۱۸ ص ۷)

حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کی فضیلت

ہم اہل سنت و جماعت تمام اصحاب رسول ﷺ کو جنتی مانتے ہیں مگر روافض ایک بدترین گستاخ فرقہ ہے جو خلفائے راشدین تک کو جنتی ماننے کو تیار نہیں یہاں تک کہ ان کی صحابیت کا منکر ہے تو ظاہر ہے کہ یہ روافض حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کو کدھر جنتی ماننے والے اور کہاں ان کی صحابیت کا اقرار کرنے والے بلکہ روافض زمانہ کا حال تو یہ ہے کہ ان کو حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کے نام ہی سے چڑھ ہے یہی وجہ ہے کہ اگر کوئی فضلیت حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ پر کتاب لکھیں یا تقریر کریں تو یہ روافض زمانہ اسے مسلمان ماننے کو تیار نہیں

بہر حال روافض زمانہ کے ماننے نہ ماننے سے کیا فرق پڑتا ہے، ہمیں تو ہمارے اکابرین اہل سنت و جماعت کی تعلیمات کافی ہیں۔تو اب شان چشتیت تارک سلطنت حضرت سید مخدوم اشرف سمنانی چشتی علیہ الرحمہ کے ارشادات عالیہ پیش کرتے ہیں جس میں فضیلت حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کی الگ ہی شان ظاہر ہوتی ہے چناں چہ حضرت مخدوم اشرف سمنانی علیہ الرحمہ، رسول اللہ ﷺ کے کاتبین یعنی کاتب وحی و کاتب خطوط کا تذکرہ کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

’’نبی ﷺ کے کاتب (وحی اور خطوط لکھنے والے) تیرہ حضرات تھے حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ، عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ ،عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ، علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ، عامر بن فہر رضی اللہ عنہ، عبد اللہ بن ارقم رضی اللہ عنہ، ابی بن کعب رضی اللہ عنہ، ثابت بن قیس رضی اللہ عنہ، خالد بن سعید رضی اللہ عنہ، حنظلہ بن ربیع رضی اللہ عنہ، زید بن ثابت رضی اللہ عنہ، معاویہ بن سفیان رضی اللہ عنہ، اور شرجیل بن حسنہ رضی اللہ عنہ‘‘

پھر آگے حضرت مخدوم اشرف نے جملہ کاتبین وحی و خطوط پر کن کن کو خصوصی اہمیت حاصل تھی اس پر کلام کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

’’ان میں معاویہ رضی اللہ عنہ اور زید بن ثابت رضی اللہ عنہ کو لازمی اور خصوصی اہمیت حاصل تھی‘‘

(لطائف اشرفی جلد سوئم مترجم ص ۲۰۵ لطیفہ نمبر ۵۲)

روافض کے عبرت ناک انجام پر چار واقعات

اب لطائف اشرفی سے چند ایسے واقعات رد شیعہ رافضی پر نقل کرتا ہوں جو ہم سب کے لیے نصیحت آمیز ہیں اور ان واقعات میں سے دو واقعہ تو ایسے ہیں کہ جن میں سے ایک کے شاہد اور دوسرے کے راوی خود حضرت سید مخدوم اشرف سمنانی چشتی علیہ الرحمہ ہیں اور دو واقعہ ایسے ہیں جو کہ دوسری دو کتاب سے نقل ہے اور یہ سارے واقعات لطائف اشرفی میں فضیلت حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ و عمر رضی اللہ عنہ کے بعد ذکر کیے گئے ہیں ان واقعات میں کیا باتیں درج ہیں وہ تو ابھی مندرجہ ذیل میں نقل ہوں گے لیکن قبل اس کے یہ بات ذہن نشین ہو کہ روافض جو کہ شیخین کریمین رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی فضیلت، صداقت، عدالت، صحابیت، کے منکر ہیں اور ان کی شان میں طرح طرح کی گستاخیاں کرتے ہیں ان کا حشر تو بھیانک ہونے ہی والا ہے مگر صحابہ کرام کے گستاخوں میں سے چند کو دنیا میں بھی ایسے ایسے عذاب میں مبتلا کیا گیا کہ وہ قیامت تک کے لیے نشان عبرت بن گئے، مختصر یہ کہ شیخین کریمین کے گستاخوں کے چہرے مسخ ہو گئے، کوئی خنزیر کی شکل اختیار کر گیا، کوئی بندر کی شکل اختیار کر گیا اور اہل کشف و کرامات نے رافضیوں کو خنزیر کی شکلوں میں دیکھا ملاحظہ فرمایا۔

آنے والے واقعات میں ایک خاص بات موجود ہے جس کی طرف توجہ کی

ضرورت ہے اور وہ یہ کہ اولیاے کرام بھی دشمنان صحابۂ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین سے نفرت کرتے تھے ان کے ساتھ بیٹھنا اٹھنا پسند نہیں کرتے تھے جس سے ہمیں نصیحت ملتی ہے کہ دشمنانِ صحابۂ کرام کی عاقبت تو خراب ہونے والی ہی ہے ہمیں بھی ان دشمنان صحابۂ کرام سے میل ملاپ رکھ کر اپنی عاقبت خراب نہیں کرنی چاہیے خیر وہ واقعات یہ ہیں۔

(۱) واقعہ! وہ جس کے شاہد حضرت مخدوم اشرف خود ہیں فرماتے ہیں:

''کوفے کا رہنے والا ایک شخص تھا جو حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ اور (حضرت) عمر رضی اللہ عنہ کے حق میں ناروا باتیں کہتا اور گالیاں دیتا تھا، وہ ہمارا ہمسفر ہو گیا، ہم نے اسے کئی بار نصیحت کی بالآخر صاف کہہ دیا کہ وہ ہم سے جدا ہو جائے، سفر سے واپسی پر اس کا غلام ہمیں ملا، ہم نے غلام سے کہا کہ تم اپنے آقا سے کہو کہ وہ ہمارے ساتھ واپسی کا سفر کرے، غلام نے کہا کہ میرے آقا کے ساتھ عجیب حادثہ رونما ہوا، اس کے ہاتھ پاؤں خنزیر کے جیسے ہو گئے ہیں، ہم اس کے پاس گئے اور ساتھ سفر کرنے کی دعوت دی، اس نے کہا کہ میں عظیم حادثے میں مبتلا ہوں، پھر اپنے ہاتھ آستین سے باہر نکالے جو خنزیر کے ہاتھوں کے مانند تھے، اس کے بعد وہ ہمارے ساتھ باہر نکلا اور ہم اس جگہ پہنچے جہاں بہت سے خنزیر جمع تھے، وہاں اس نے خود کو سواری سے گرا دیا اور خنزیر کی صورت اختیار کر لی، اور انہیں میں شامل ہو گیا، حتیٰ کہ ہم پھر اسے پہچان بھی نہ سکے، ہم اس کے مال اور غلام کو کوفے میں لے آئے''

(لطائف اشرفی جلد سوئم مترجم ص ۵۳۴ لطیفہ نمبر ۵۳)

(۲) واقعہ! وہ جس کو روایت کیا ہے حضرت مخدوم اشرف علیہ الرحمہ نے فرماتے ہیں:

''اہل بصرہ میں سے ایک شخص نے بیان کیا کہ ہم نے اہوان کے تاجروں میں سے ایک شخص کے ہاتھ کچھ سامان بیچا، لوگوں نے ہمیں بتایا کہ یہ شخص رافضی ہے اور شیخین (حضرت ابوبکر و عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما) کو گالی دیتا ہے اور ناروا باتیں کہتا ہے، جب میرا اس کے پاس آنا جانا بڑھ گیا تو ایک روز میں اس کے پاس بیٹھا تھا، یکا یک اس نے شیخین (حضرت ابوبکر صدیق و عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما) کی نسبت ناپسندیدہ باتیں کہنی شروع کر دی، میں آزردگی کی حالت میں اس کے پاس سے اٹھ کر چلا آیا، اس رات افطار میں نے افسردہ دلی کے ساتھ کیا، اس رات مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زیارت ہوئی میں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! آپ فلاں شخص کو دیکھتے ہیں کہ وہ حضرت ابو بکر و عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی شان میں کیا کہتا ہے، حضرت (رسول اکرم) صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:
تمہیں برا لگتا ہے؟ میں نے عرض کیا ہاں اے اللہ کے رسول! فرمایا جاؤ اسے میرے سامنے حاضر کرو! میں گیا اور اسے لے کر آیا، حضور علیہ السلام نے فرمایا: اسے سلاؤ! میں نے اسے سلا دیا، پھر حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجھے ایک چھری عنایت فرمائی، اور حکم دیا کہ اس کو مار دو، میں نے عرض کیا کہ میں اسے نہیں مارونگا، میں نے تین بار سوال کیا، کیوں کہ کسی کو قتل کرنا میرے نزدیک بڑی بات تھی، تیسری بار حکم فرمایا تجھ پر افسوس ہے اسے مار ڈال! میں نے اسے مار دیا، جب صبح ہوئی تو میں نے دل میں کہا کہ اس خبیث کے ہاں جا کر اس کا حال معلوم کروں، جب میں اس کے محلے میں پہنچا تو اس کے

گھر سے رونے دھونے کی آواز آرہی تھی، میں نے دریافت کیا کہ یہاں کیا حادثہ ہوا ہے؟ لوگوں نے کہا کہ گزشتہ رات فلاں شخص اپنے بستر پر مقتول پایا گیا، میں نے کہا واللہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے حکم سے قتل کیا ہے، اس کے بیٹے کو علم ہوا تو مجھ سے کہا کہ آپ اپنا مال سمیٹ کرلیں جائیں اور مجھے چھوڑیں تاکہ میں تجہیز و تکفین کا انتظام کروں! میں نے اپنا مال لیا اور وہاں سے چلا آیا''

(لطائف اشرفی جلد سوئم مترجم ص ٥٣٤ تا ٥٣٥ لطیفہ نمبر ٥٣)

(٣) واقعہ! جس کو لطائف اشرفی میں نقل کیا گیا، لکھا ہے کہ:

''صاحب فتوحات'' صاحب فتوحات سے مراد غالباً حضرت شیخ اکبر ابن العربی علیہ الرحمہ کی ذات عالی مرتبت ہے'' فرماتے ہیں: میں نے ان حضرات میں سے۔'' یعنی اولیاء اللہ کی ایک جماعت جن کو رجبیون کہتے ہیں جن سے مراد غالباً طبقہ ابدال ہیں جو اہل کشف ہوتے ہیں'' (حاشیہ لطائف اشرفی)

ایک بزرگ کو دیکھا تھا انہیں رافضیوں کے بارے میں کشف ہوتا تھا وہ رافضیوں کو خنزیر کی صورت میں دیکھتے تھے وہ ''بزرگ'' اسے ''رافضی کو'' اپنے ہاں بلاتے اور اس سے کہتے کہ تم خدا تعالیٰ سے توبہ کرو اور رجوع کرو! کیوں کہ تم رافضی ہو، اس شخص کو بڑی حیرت ہوتی، اگر توبہ کرلیتا اور رجوع کرنے میں سچا ہوتا تو انسان صورت نظر آتا، اس سے کہتے کہ تم اپنی توبہ میں صادق ہو، اگر وہ توبہ میں جھوٹا ہوتا تو اس کی صورت اسی طرح خنزیر جیسی نظر آتی تو اس سے فرماتے: تم جھوٹ کہتے ہو تم نے توبہ ہی نہیں کی، ایک مرتبہ دو شفاعت کرنے والے گواہ ان کی خدمت میں حاضر ہوئے، کسی کو ان کے عقیدہ کے بارے میں معلوم نہ تھا، اور نہ ان کا تعلق شیعہ جماعت سے تھا، انہوں نے غور وفکر کے بعد ایک مذہب اختیار کیا تھا، حضرت ابوبکر وعمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی نسبت انکا اعتقاد

درست نہ تھا اور حضرت علی رضی اللہ عنہ کی شان میں بہت غلو رکھتے تھے، جب یہ دونوں گواہ ان کے روبرو آئے تو ان ''اس'' بزرگ نے فرمایا: ان دونوں کو باہر لے جاؤ! انہوں نے سبب دریافت کیا، تو بزرگ نے فرمایا کہ میں تم کو خنزیر کی صورت میں دیکھ رہا ہوں، اور یہ ہمارے اور تمہارے نیز اللہ تعالیٰ کے درمیان علامت ہے کہ وہ رافضی کو مجھے خنزیر کی صورت میں دکھا دیتا ہے، ان دونوں نے اپنے باطن میں اپنے ''باطل'' مذہب سے توبہ کی تو اسی وقت ان ''اس'' بزرگ نے فرمایا کہ تم نے ابھی ابھی توبہ کی ہے کیوں کہ میں تمہیں اب بصورت انسان دیکھ رہا ہوں، دونوں گواہوں کو سخت حیرت ہوئی، اور دونوں نے قطعی طور پر اپنے باطل مذہب سے توبہ کرلیا''

(لطائف اشرفی جلد سوئم مترجم ص ٥٣٥ تا ٥٣٦ لطیفہ نمبر ٥٣)

(٤) واقعہ! جس کو لطائف اشرفی میں نقل کیا گیا ہے لکھا کہ:

(ایک مجاہد نے کہا کہ ہم ایک لشکر کے ساتھ جہاد کے لیے جارہے تھے، بنو تمیم میں سے ایک شخص جس کا نام ابوحسان تھا ہمارے ساتھ تھا، وہ شخص حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ اور عمر رضی اللہ عنہ کو گالیاں دیتا اور ناروا باتیں کہتا تھا، ہم نے ہر چند اسے نصیحت کی لیکن ہماری نصیحت بے سود رہی، ہم اسے اہل اختیار میں سے ایک صاحب کے پاس جو ہمارے رہبر بھی تھے لے گئے، انہوں نے حکم دیا کہ اس شخص کو میرے سامنے حاضر کرو اور چلے جاؤ! ہم اسے حاکم کے روبرو چھوڑ کر چلے گئے، ایک عرصہ گزر جانے کے بعد ہم نے دیکھا کہ وہ ہمارے پیچھے آرہا ہے، حاکم نے اسے پہننے کو کپڑے دیئے اور سواری کو گھوڑا دیا، جب ہمارے پاس پہنچا تو طنزاً خوش ہونے لگا، اور کہا اے خدا کے دشمنوں! تم نے کیا دیکھا؟ ہم نے اس سے کہا

کہ تم ہمارے ساتھ نہ رہو، وہ شخص ایک جانب چلا، اور ہم دوسری جانب چل دیئے، اچانک وہ راستے سے ہٹ کر قضاے حاجت کے لیے بیٹھا، ہم نے دیکھا کہ اس پر بھڑ کی مکھیوں نے حملہ کر دیا، وہ ہم سے مدد کا خواستگار رہوا، تا کہ اسے بھڑ کی مکھیوں سے نجات دلائیں۔

بھڑوں نے ہم پر حملہ کر دیا، اور ہم لوٹ آئے، ہم نے اس کی جانب نگاہ کی دیکھا کہ بھڑوں نے اس کا گوشت ادھیڑ دیا تھا، یہاں تک کہ گوشت کے اندر کی سفید ہڈیاں چمک رہی تھیں، ہم نے ندا کی بنو تمیم میں سے کوئی ہے؟ جو ابو حسان کا ترکہ حاصل کرے"

(لطائف اشرفی جلد سوئم مترجم ص ٥٣٤ لطیفہ نمبر ٥٣)

ختم شد

اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں دعا ہے کہ وہ ہم سب اہل سنت و جماعت کو عقائد حقہ پر قائم و دائم رکھے اور شیعہ رافضی فرقہ کے عقائد باطلہ سے ہمیں دور و نفور رکھے! آمین یارب العالمین!

طالب دعا
شبیر احمد راج محلی

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

سنی شیعہ اختلاف فروعی نہیں اصولی ہے

مرتب
مولانا شبیر احمد راج محلی
خطیب و امام جامع مسجد درگاہ حضرت مخدوم شاہ بابا، ملاڈ ویسٹ ممبئی۔

ناشر
اعلیٰ حضرت فاونڈیشن ٹٹوالا کلیان تھانے مہاراشٹر

نام کتاب: سنی شیعہ اختلاف فروعی نہیں اصولی ہے

مرتب: مولانا شبیر احمد راج محلی

نظر ثانی: مفتی معروف رضا نعیمی

پروف ریڈنگ فاروق رضا قادری مہاراشٹر

کمپوزنگ: ابوالفیض راج محلی (7738778027)

باراوّل: ۱۴۴۲ھ / ۲۰۲۱ء

تعداد: ۱۱۰۰

ملنے کے پتے

اعلیٰ حضرت فاونڈیشن چشتیہ مسجد بنیلی گاؤں ٹٹوالا ایسٹ کلیان تھانے مہاراشٹر

فون نمبر 9892708816

ظہیر الدین منزل ٹیال راج محل صاحب گنج جھارکھنڈ

فون نمبر 7766993992

جامع مسجد درگاہ حضرت مخدوم شاہ بابا ملاڈ ویسٹ ممبئ

فون نمبر 7738778027

حاجی بک ڈیپو راج محل پھول بڑیا عیدگاہ چوک

فون نمبر 8210717081

نوازی بک ڈیپو پھول بڑیا راج محل صاحب گنج جھارکھنڈ

7808308010

نوٹ: تصحیح کی حتی الامکان کوشش کی گئی ہے تاہم غلطی کا امکان موجود ہے کسی اہل علم کو غلطی نظر آئے تو ضرور مطلع فرمائیں نوازش ہوگی (مرتب)

فہرست عناوین

سنی شیعہ بھائی بھائی کا نعرہ دینے والا مصلح یا فسادی؟

ارشاد باری تعالیٰ ہے ”وَلا تَلْبِسُوا الْحَقَّ بِالْبَاطِلِ وَتَكْتُمُوا الْحَقَّ وَأَنْتُمْ تَعْلَمُونَ“ (سورۃ البقرہ۔آیت ۴۲۔پ۱)

ترجمہ: اور حق سے باطل کو نہ ملاؤ اور دیدہ و دانستہ حق نہ چھپاؤ (ترجمہ کنز الایمان)

اس آیت کی تفسیر کرتے ہوئے علامہ علی بن محمد خازن علیہ الرحمہ فرماتے ہیں:

”فعلى كل أحد أن لا يلبس الحق بالباطل و لا يكتم الحق لما فيه من الضرر و الفساد و فيه دلالة أيضا على أن العالم بالحق يجب عليه إظهاره و يحرم عليه كتمانه“

(یعنی اس آیت سے معلوم ہوا کہ) ہر ایک کو چاہئے کہ وہ حق کو باطل سے نہ ملائے اور نہ ہی حق کو چھپائے کیوں کہ اس میں فساد اور نقصان ہے اور یہ بھی معلوم ہوا کہ حق بات جاننے والے پر اسے ظاہر کرنا واجب ہے اور حق بات کو چھپانا اس پر حرام ہے۔[تفسیر خازن۔ج۱۔ص۴۱۔سورۃ البقرہ۔تحت آیت ۴۲۔]

آیت شریفہ اور تفسیر سے صاف واضح ہو گیا کہ جو بھی حق و باطل کو ایک کرتا ہے اور حق و باطل کو جانتے ہوئے بھی حق کو چھپاتا ہے وہ حکم رب العزت کے خلاف کرتا ہے کیوں کہ ہر صاحب علم پر لازم و ضروری ہے کہ باطل کو باطل اور حق کو حق کہے، اور حق و باطل کو ایک کر کے امت میں فساد نہ پھیلائے، نقصان نہ کرے، لیکن افسوس آج کل کچھ علم کا دعویٰ کرنے والے حضرات بالکل علماے یہود کی طرح حق میں باطل کی آمیزش کر کے حق و ناحق کو ایک کرنے کی مسلسل ناپاک کوشش کر رہے ہیں، کبھی کوئی کہتا ہے کہ:

”بنام مسلم جتنے مسالک ہیں سب میں صرف
تشریحی، لفظی، فروعی، اختلاف ہے“

یعنی: بنام مسلم جملہ مسالک میں اصولی، اعتقادی، نظریاتی، کوئی اختلاف نہیں۔

کبھی کوئی شیعہ سنی عوام و خواص کے سامنے مذہبی محفل میں کہتا نظر آتا ہے کہ:

”سنی شیعہ میں عقائد کا کوئی اختلاف نہیں“

کبھی کوئی مذہبی اجلاس میں شیعہ سنی عوام کو مخاطب کرتے ہوئے کہتا ہے کہ:

”شیعہ سنی بھائی بھائی ہیں جوان دونوں کو الگ کرے تم اُن کو الگ کر دو“

اور بھی اس قسم کی بہت سی عجیب و غریب باتیں کر کے لوگ فساد مچا رہے ہیں، اور ہماری بھولی بھالی سنی عوام ان باطنی فسادیوں ظاہری اتحادیوں کی تلبیس کا لاعلمی میں شکار ہو جاتی ہے اور جب کوئی مصلح اصلی اِن حق میں باطل کو ضم کر کے امت میں فساد برپا کرنے والے فسادیوں سے قرآنی اصول کے مطابق کہتے ہے کہ: ”لَا تُفْسِدُوا فِي الْأَرْضِ“ تو یہ فسادی بالکل یہودی اور منافقین کی طرح جواب دیتے ہیں کہ ”إِنَّمَا نَحْنُ مُصْلِحُونَ“ جب کہ اس حقیقت سے ہر صاحب علم واقف ہے کہ شیعہ سنی اختلاف آج کا نہیں ہے بلکہ جب سے شیعہ فرقہ کا وجود ہوا ہے تب سے لے کر آج تک اہل سنت و جماعت کا شیعہ فرقہ سے اختلاف چلا آ رہا ہے وہ بھی اصل اختلاف فروعیات میں نہیں بلکہ اصولیات میں چلا آ رہا ہے اس حقیقت کو جانتے ہوئے بھی کوئی شخص کہے کہ **”سنی شیعہ میں صرف فروعی اختلاف ہے اعتقادی نہیں“** تو ایسا انسان خائن بھی ہے فسادی بھی ہے نقصان امت کا سبب بھی ہے اور اگر لاعلمی میں کوئی ایسا کہہ رہا ہے تو جس انسان کو پاک و ناپاک، حق و ناحق، کی پہچان نہیں یا یوں کہا جائے کہ جس انسان کو سنی و شیعہ میں فرق نہیں معلوم تو ایسے انسان کا اپنے آپ کو مذہبی رہبر و قوم ملت بتانا ہی رہزنی ہے۔

سنی شیعہ اختلاف فروعی نہیں اصولی ہے

شیعہ فرقہ کے باطل عقائد شیعی کتب سے

اب راقم الحروف مندرجہ ذیل میں شیعہ فرقہ کے وہ باطل عقائد جو اہل سنت وجماعت سے متصادم ہیں سب تو نہیں بلکہ اختصار کو ملحوظ رکھتے ہوئے شیعہ فرقہ کے کچھ باطل عقائد ونظریات بحوالہ شیعی کتب سے درج کرتا ہے ملاحظہ کریں اور پھر نتیجہ آپ خود نکال لیں کہ کیا سنی وشیعہ اختلاف صرف فروعی ہے یا اصولی؟

شیعہ فرقہ کا عقیدہ: ائمہ اہل بیت معصوم ہیں

قارئین! یہ بات مشہور بین العوام والخواص ہے کہ شیعوں کے نزدیک بارہ ۱۲ امام ہیں اور وہ صرف ائمۂ اہل بیت ہی ہیں اور شیعوں کا عقیدہ بارہ ۱۲ ائمۂ اہل بیت اطہار رضی اللہ عنہم اجمعین کے بارے میں یہ ہے کہ:

"امام بھی پیغمبروں کی طرح صغیرہ کبیرہ گناہوں سے پاک ومعصوم ہیں"

(حق الیقین۔باب۔پنجم۔امامت۔مقصد دوم۔وجہ پنجم۔دلیل دوم۔ص۔۷۰۔تالیف۔شیعہ علامہ محمد باقر مجلسی۔ناشر انتشارات سرور۔۱۳۹۳ھ)

چناں چہ حق الیقین کے مترجم "شیعہ" سید بشارت حسین ترجمہ میں لکھتے ہیں:

"دوسری شرط: امامت کی شرائط سے عصمت ہے، اور اجماع علمائے امامیہ اس پر منعقد ہے، کہ امام بھی مثل پیغمبر ابتدائے عمر سے آخر عمر تک تمام صغیرہ کبیرہ گناہوں سے پاک ومعصوم ہوتا ہے"

۔[اردو ترجمہ حق الیقین۔جلد اول۔پانچواں باب۔امامت کا بیان۔ص۔۴۹۔مترجم۔شیعہ سید بشارت حسین۔ناشر مجلس علمی پاکستان]۔اردو ترجمہ حیات القلوب جلد سوم۔در بیان امامت۔ص۔۳۱۔دوسری فصل۔مصنف۔شیعہ علامہ باقر مجلسی۔مترجم۔شیعہ سید بشارت حسین کامل مرزاپوری۔ناشر امامیہ کتب خانہ لاہور]

(پیغام) اوپر کی عبارت سے ایک بات بالکل روز روشن کی طرح عیاں ہوجاتی ہے کہ شیعہ فرقہ کے اصول عقائد کے مطابق بارہ ائمہ اہل بیت رضی اللہ

عنہم اجمعین میں سے ہر ایک امام کو معصوم ماننا ہر فرد شیعہ کے لئے ضروری ہے ورنہ وہ شیعہ نہیں کیوں کہ اس عقیدہ پر شیعہ علمائے امامیہ کا اجماع منعقد ہے۔اب ذرا بتائیں یہ فروعی اختلاف ہے یا اصولی؟

شیعہ عقیدہ: تمام انبیا علیہم السلام معصوم نہیں

قارئین: ماقبل میں آپ نے ملاحظہ کیا کہ شیعہ فرقہ کے پیروکار بارہ ۱۲ ائمہ اہل بیت اطہار رضی اللہ عنہم اجمعین کو معصوم مانتے ہیں، لیکن دوسری طرف یہ شیعہ رافضی فرقہ والے تمام انبیا علیہم السلام کو معصوم نہیں مانتے (معاذ اللہ) جی ہاں شیعہ رافضی فرقہ کے نزدیک گناہوں سے معصوم صرف تیرہ شخصیات ہیں۔ایک نبی کریم ﷺ اور باقی بارہ ۱۲ ائمہ اہل بیت اطہار رضی اللہ عنہم اجمعین۔

(دیکھئے: حق الیقین۔باب۔پنجم۔امامت۔مقصد پنجم۔دلیل دوم۔ص۔۹۰۔تالیف۔شیعہ علامہ محمد باقر مجلسی۔ناشر انتشارات سرور۔۱۳۹۳ھ)

چناں چہ حق الیقین کے مترجم (شیعہ) سید بشارت حسین ترجمہ میں لکھتے ہیں

(اور بالاتفاق سوائے رسول خدا ﷺ اور بارہ اماموں کے کوئی معصوم نہیں)

دیکھئے۔[اردو ترجمہ حق الیقین۔جلد اول۔پانچواں باب۔امامت کا بیان۔پانچواں مقصد۔ص۔۶۳۔مترجم۔شیعہ سید بشارت حسین۔ناشر مجلس علمی پاکستان]

(پیغام) ذرا غور تو کریں ایک طرف یہ رافضی شیعہ فرقہ بارہ ائمہ اہل بیت اطہار رضی اللہ عنہم اجمعین کو تو گناہوں سے معصوم مانتے ہیں لیکن دیگر تمام انبیا علیہم السلام کو معصوم نہیں مانتے اس کا صاف اور واضح مطلب ہے کہ یہ لعنتی فرقہ بارہ اماموں کو دیگر سارے نبیوں سے بھی افضل مانتے ہیں۔(معاذ اللہ)

شیعہ عقیدہ: بارہ امام، رسول اللہ ﷺ کے علاوہ سب سے افضل ہیں

شیعوں کا یہ باطل عقیدہ کہ بارہ ائمہ اہل بیت رضی اللہ عنہم اجمعین حضور نبی

کریم ﷺ کے سوا باقی تمام انبیا علیہم السلام سے افضل ہیں۔(معاذ اللہ) شیعوں کی کتابوں میں بھی صراحت کے ساتھ درج ہے۔

[دیکھئے[حق الیقین۔باب۔پنجم۔امامت۔مقصد پنجم۔آیت ہشتم۔ص۔۱۱۸۔تالیف۔شیعہ علامہ محمد باقر مجلسی۔ناشر انتشارات سُرور۔۱۳۹۳ھ)

چناں چہ حق الیقین کے مترجم ''شیعہ'' سید بشارت حسین ترجمہ میں لکھتے ہیں:

''اکثر شیعہ علماء کا اعتقاد یہ ہے کہ جناب امیر ''علیؑ'' علیہ السلام اور تمام ائمہ اطہار سوائے پیغمبر آخر الزمان ﷺ کے تمام پیغمبروں سے افضل ہیں''

دیکھئے [اردو ترجمہ حق الیقین۔جلد اول۔پانچواں باب۔امامت کا بیان۔پانچواں مقصد۔ص۔۸۱۔مترجم۔شیعہ سید بشارت حسین۔ناشر مجلس علمی پاکستان]

ذرا بتائیں جو رافضی شیعہ فرقہ غیر نبی کو نبی سے افضل مانے کیا ان سے اہل سنت کا اتحاد ہوسکتا ہے؟ کیا یہ فروعی اختلاف ہے یا اصولی؟ دوسری بات یہ کہ شیعہ رافضی فرقہ اہل بیت اطہار رضی اللہ عنہم اجمعین میں بھی صرف بارہ کو معصوم مانتے ہیں۔میرا سوال ہے تمام شیعہ رافضیوں سے کہ اگر بارہ افراد اہل بیت اطہار رضی اللہ عنہم اجمعین کے معصوم ہیں تو سارے اہل بیت اطہار رضی اللہ عنہم اجمعین معصوم کیوں نہیں؟ اور جب آپ بارہ اماموں کے معصوم ہونے کے عقیدہ پر آیت تطہیر کو دلیل بنا کر پیش کرتے ہو تو میرا سوال ہے کہ کیا آیت تطہیر میں صرف بارہ ائمہ ہی شامل ہیں؟ باقی اہل بیت اطہار رضی اللہ عنہم اجمعین شامل نہیں کیوں؟ اگر آیت تطہیر میں سارے اہل بیت اطہار رضی اللہ عنہم اجمعین شامل ہیں تو پھر قیامت تک آنے والے جملہ اہل بیت اطہار رضی اللہ عنہم اجمعین کا ہر فرد معصوم کیوں نہیں؟

ضروری نوٹ: یادرہے کہ اہل سنت و جماعت کا عقیدہ ہے کہ گناہوں سے معصوم بشر میں سے صرف انبیا کرام علیہم السلام کی ذات ہیں۔

شیعہ عقیدہ میں خلفائے ثلاثہ ظالم خلیفہ تھے

قارئین: اسی طرح یہ بات بھی مشہور بین عوام الخواص ہے کہ شیعہ فرقہ کے پیروکار، رسول اللہ ﷺ کے مقدس صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم اجمعین کی گستاخی بھی کرتے ہیں اور صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم اجمعین پر الزام تراشی بہتان بازی کا بازار بھی گرم کرتے ہیں جی ہاں! ذرا دیکھیں شیعہ رافضیوں کے نزدیک خلفائے ثلاثہ یعنی حضرت ابو بکر صدیق، وعمر فاروق و عثمان غنی رضی اللہ عنہم اجمعین خلفائے جور ''یعنی ظالم خلیفہ تھے۔(معاذ اللہ) اور خلفائے ثلاثہ کے دور حکومت میں منافق صحابہ تھے(معاذ اللہ) جنہوں نے عہدہ، منصب، مال و زر کی لالچ میں احادیث وضع کی ہیں۔(معاذ اللہ)

(دیکھئے: حق الیقین۔باب۔پنجم۔امامت۔مقصد چہارم۔وجہ سوم۔ص۔۸۳۔تالیف۔شیعہ علامہ محمد باقر مجلسی۔ناشر انتشارات سُرور۔۱۳۹۳ھ)

چناں چہ حق الیقین کے مترجم ''شیعہ'' سید بشارت حسین ترجمہ میں لکھتے ہیں:

''اسی طرح اگر وہ اپنی وضعی احادیث کو جو خلفائے جور کے غلبہ کے زمانے میں منافق صحابہ نے منصب، وعہدہ، اور مال وزر کی طمع میں وضع کی ہیں۔ ہمارے اوپر حجت قرار دیں تو ان کو قبول کرنا ہم پر لازم نہ ہوگا''

(دیکھئے: اردو ترجمہ حق الیقین، جلد اول، پانچواں باب، امامت کا بیان، چوتھا مقصد، ص ۵۷، مترجم، شیعہ سید بشارت حسین، ناشر مجلس علمی پاکستان]

(پیغام) ذرا سوچ کر بتائیں جو شیعہ رافضی فرقہ حضرت ابو بکر صدیق وعمر فاروق و عثمان غنی (رضی اللہ عنہم اجمعین) کو خلیفۂ جور یعنی ظالم خلیفہ کہے، صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم اجمعین کو منافق کہے صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم اجمعین پر احادیث وضع کرنے کا الزام لگائے۔کیا یہ فروعی اختلاف ہے یا اصولی؟ ساتھ یہ بھی بتائیں کہ کیا ایسے گستاخ فرقہ سے ہم اہل سنت و جماعت کا اتحاد ہوسکتا ہے؟

کیا ایسے لوگ ہمارے بھائی ہو سکتے ہیں؟

شیعوں کی گستاخی خلفائے ثلاثہ اور حضرت امیر معاویہ

حضرت عائشہ اور حضرت حفصہ کی شان میں

قارئین: ماقبل میں آپ نے مع دلیل ملاحظہ کیا کہ شیعہ رافضیوں نے کس دریدہ دہنی کے ساتھ صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم اجمعین کی شان میں گستاخیاں کی ہے مزید ملاحظہ کریں! شیعہ رافضیوں کی گستاخیوں میں سے یہ بھی ہے کہ شیعہ رافضی فرقہ کے لوگ حضرت ابو بکر صدیق، حضرت عمر فاروق، حضرت عثمان غنی، اور حضرت امیر معاویہ ''رضی اللہ عنہم اجمعین'' کو بُت ''مورتی'' کہتے ہیں (معاذ اللہ) اور چاروں صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اجمعین کو منافق بھی کہتے ہیں (معاذ اللہ) اور مزید یہ کہ شیعہ رافضی لعنتی فرقہ والے ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ بنت ابی بکر رضی اللہ عنہا، اور ام المؤمنین حضرت حفصہ بنت عمر فاروق رضی اللہ عنہا، اور حضرت ہندہ بنت عتبہ رضی اللہ عنہا، کو منافقہ کہتے ہیں۔ (معاذ اللہ)

(دیکھئے: حق الیقین، باب، ص۸۳۱، تالیف، شیعہ علامہ محمد باقر مجلسی۔ ناشر انتشارات سُرور۔ ۱۳۹۳ھ)

چناں چہ حق الیقین کے مترجم ''شیعہ'' سید بشارت حسین ترجمہ میں لکھتے ہیں:

''اور ہمارا اعتقاد بیزاری سے متعلق یہ ہے کہ چاروں بُتوں سے بیزاری اختیار کی جائے جن میں تین مشہور منافق اور چوتھا معاویہ ہے اور چار عورتیں ہیں جن میں دو منافقہ مشہور ہیں جو ہندہ اور ام الحکیم ہیں اور اُن کے سارے پیروی کرنے والوں اور فرمانبرداروں سے بیزاری رکھنا چاہیئے اور یہ کہ وہ خلق خدا میں سب سے بدتر ہیں''

[دیکھئے: اردو ترجمہ حق الیقین، جلد دوم چھٹا، باب، اٹھارہوی فصل، ص ۲۱۵، مترجم، شیعہ سید بشارت حسین، ناشر مجلس علمی پاکستان]

(پیغام) میرے بھائیوں! پہلی بات تو یہ یاد رکھیں کہ شیعہ مترجم نے اپنے ہی فرقہ کی کتاب کا ترجمہ کرنے میں تُقیہ اختیار کیا کیوں کہ شیعوں کے علامہ باقر مجلسی رافضی نے فارسی میں صاف طور پر حضرت صدیق اکبر، حضرت عمر فاروق، حضرت عثمان غنی، اور حضرت امیر معاویہ (رضی اللہ عنہم اجمعین) کا نام لے کر بُت اور منافق کہا ہے۔ (معاذ اللہ) مگر شیعہ مترجم بشارت حسین نے صرف حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کا نام لکھا اور خلفائے ثلاثہ کا نام غائب کر دیا اسی طرح شیعوں کے علامہ باقر مجلسی رافضی نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا، حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا، اور حضرت ہندہ رضی اللہ عنہا، کا نام لیکر منافقہ لکھا ہے۔ (معاذ اللہ) لیکن شیعہ مترجم بشارت حسین نے صرف ہندہ رضی اللہ عنہا کا نام ذکر کیا اور ایک نام ام الحکیم ذکر کیا ہے جو فارسی میں بھی موجود ہے (اب یہ ام الحکیم سے شیعہ رافضیوں کی کون مراد ہیں مجھے ابھی تک معلوم نہیں ہو سکا ہاں جب شیعوں کی کتابوں میں اس کی تصریح ملے گی تو ان شاء اللہ وہ بھی لکھ دی جائے گی)

تو قارئین! آپ نے شیعہ مترجم کے تُقیہ کو بھی ملاحظہ فرمالیا۔ اب آتے ہیں اصل پیغام کی طرف میرے بھائیوں ذرا بتاؤ! جو رافضی شیعہ لعنتی فرقہ حضرت صدیق اکبر، حضرت عمر فاروق، حضرت عثمان غنی، اور حضرت امیر معاویہ (رضی اللہ عنہم اجمعین) کو بُت یعنی مورتی اور منافق کہے۔ جو شیعہ رافضی فرقہ ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا، ام المؤمنین حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا، اور حضرت ہندہ رضی اللہ عنہا کو منافقہ کہے کیا ایسے گستاخ رافضی شیعہ لعنتی فرقہ سے ہم اہلسنت کا اتحاد ہو سکتا ہے؟ جو شیعہ رافضی لعنتی فرقہ ہم اہل سنت و جماعت کو صرف اس سبب کہ ہم ہر صحابی رسول اور ہر صحابیہ کا ادب واحترام کرنے والے

ہیں خلق میں سب سے بدتر کہے۔کیا ایسے لعنتی شیعہ رافضی فرقہ سے ہماری رشتہ داری ہوسکتی ہے؟ کیا یہ فروعی اختلاف ہے یا اصولی؟ کیا ایسے لعنتی فرقہ کی محفل میں شرکت کر کے شیعہ سنی بھائی بھائی کا نعرہ لگانا ہماری غیرت ایمانی کا تقاضا ہے؟

شیعہ عقیدہ: حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ حد سے زیادہ بدعتیں ایجاد کرنے والے تھے

قارئین: ماقبل میں آپ نے شیعہ فرقہ کی کتاب سے دلیل کے ساتھ یہ بھی ملاحظہ کیا کہ شیعہ رافضیوں نے خلفاے ثلاثہ یعنی حضرت ابو بکر صدیق، عمر فاروق، عثمان غنی (رضی اللہ عنہم اجمعین) کو خلفاے جور (یعنی ظالم) خلفا کہا۔(معاذ اللہ) صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم اجمعین کو منافق کہا۔(معاذ اللہ) صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم اجمعین کو مال و زر کا لالچی کہا۔(معاذ اللہ) صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اجمعین کو احادیث وضع کرنے والا کہا۔(معاذ اللہ) صرف اتنا ہی نہیں بلکہ حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کو حد سے زیادہ ظلم ڈھانے والا کہا۔(معاذ اللہ) حد سے زیادہ بدعتیں ایجاد کرنے والا کہا۔(معاذ اللہ) اور دوسرے صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم اجمعین کو حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کا قاتل کہا۔(معاذ اللہ)

[دیکھئے: حق الیقین، باب پنجم، امامت، مقصد چہارم، وجہ سوم، ص ۸۵، تالیف، شیعہ علامہ محمد باقر مجلسی، ناشر انتشارات سُرور۔۱۳۹۳ھ)

چناں چہ حق الیقین کے مترجم ''شیعہ'' سید بشارت حسین ترجمہ میں لکھتے ہیں:

''جب عثمان کے مظالم اور بدعتیں حد سے گزر گئیں تو صحابہ نے اتفاق کیا اور اُن کو قتل کر دیا اور خلیفہ برحق امیر المومنین سے بیعت کی''

(دیکھئے: اردو ترجمہ حق الیقین، جلد اول، پانچواں باب، امامت کا بیان، چوتھا مقصد ص ۵۹، مترجم، شیعہ سید بشارت حسین، ناشر مجلس علمی پاکستان]

(پیغام) میرے بھائیوں! ذرا بتائیں جو شیعہ رافضی فرقہ صحابیِ رسول داماد رسول حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کو حد سے زیادہ ظلم ڈھانے والا، حد سے زیادہ بدعتیں ایجاد کرنے والا کہے۔اور دوسرے صحابۂ کرام پر قتل عثمان غنی کا الزام لگائے اور قتل عثمان غنی پر صحابۂ کرام کی صرف رضا نہیں اتفاق بتائے۔(معاذ اللہ صد بار معاذ اللہ) کیا ایسے گستاخوں سے ہم اہل سنت کا اتحاد ہوسکتا ہے؟ کیا ایسا شیعہ رافضی ہم سنیوں کا بھائی ہوسکتا ہے؟ کیا یہ فروعی اختلاف ہے یا اصولی؟ اور یہ سب جانتے ہوئے بھی جب کوئی شیعہ کی محفل میں جا کر سنی شیعہ بھائی بھائی کا نعرہ لگائے کیا ایسا شخص اہل سنت کا داعی و مبلغ ہوسکتا ہے؟

ایک بات اور عرض کروں بقول شیعہ رافضیوں کے حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ نے حد سے زیادہ ظلم کیں۔حد سے زیادہ بدعتیں ایجاد کیں جس سبب دوسرے تمام صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم اجمعین کے اتفاق سے حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کو شہید کر دیا گیا۔تو راقم الحروف پوری دنیا کے شیعہ رافضیوں سے اور شیعیت نوازوں سے سوال کرتا ہے بتاؤ کہ جب آپ کے بقول صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم اجمعین کے اتفاق سے حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کو شہید کیا گیا تو کیا اس اتفاق میں حضرت مولیٰ علی، اور امام حسن و حسین (رضی اللہ عنہم اجمعین) بھی شامل تھے یا نہیں؟ کیا قتل عثمان غنی رضی اللہ عنہ سے مولیٰ علی و امام حسن اور امام حسین رضی اللہ عنہم اجمعین بھی راضی تھے یا نہیں؟ اگر ہاں تو دلیل پیش کرو اگر نہیں تو اتفاق صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم اجمعین کا دعوی باطل و مردود ہے۔

دوسری بات کسی ایک صحابی رسول کا نام بتاؤ جس نے حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کو شہید کیا ہے؟ یاد رہے یہ مسئلہ کسی پر الزام کا ہے اس سبب سے دلیل بالکل قطعی صحیح سند کے ساتھ چاہیئے۔

قارئین: ذرا غور تو کریں، ان شیعہ رافضیوں کی گستاخیوں پر یہ شیعہ رافضی تو مولیٰ علی اور امام حسن و حسین رضی اللہ عنہم اجمعین کی شان میں وہ گستاخی کر رہے ہیں جو خارجیوں، ناصبیوں نے بھی شاید نہ کیا ہو کیوں کہ بقول شیعہ رافضیوں کے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اجمعین کے اتفاق رائے سے حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کو شہید کیا گیا تو اس کا صاف مطلب ہے کہ قتل عثمان غنی رضی اللہ عنہ میں حضرت مولیٰ علی، امام حسن، امام حسین رضی اللہ عنہم اجمعین بھی شامل تھے۔ (معاذ اللہ)

شیعوں کی گستاخیاں امام مہدی علیہ السلام اور امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ کی شان میں

قارئین: ماقبل میں آپ نے شیعہ رافضی فرقہ کی بہت سی گستاخیاں مع دلیلوں کے شیعی کتاب سے ملاحظہ فرمایا۔ اب آئیں ذرا آپ کے سامنے شیعہ رافضی لعنتی فرقہ کی وہ گستاخیاں بھی پیش کروں جسے دیکھنے، پڑھنے، سننے، کے بعد آپ کا خون کھولنے لگے گا اور مجھے یقین ہے اگر آپ کا ایمانی جذبہ سلامت ہے تو شیعہ رافضی فرقہ کی اِن گستاخیوں کا علم ہونے کے بعد آپ بھی میری طرح شیعہ رافضی لعنتی فرقہ پر لعنت کیے بغیر نہیں رہ پائیں گے وہ گستاخیاں یہ ہیں:

شیعوں رافضیوں کے عقیدہ کے مطابق حضرت امام مہدی علیہ السلام خانہ کعبہ کو توڑ ڈالیں گے (معاذ اللہ) حضرت ابو بکر صدیق و فاروق اعظم رضی اللہ عنہما کے مزار شریف کو بھی توڑنے کا حکم دیں گے (معاذ اللہ) دونوں صحابی رسول ﷺ کو قبر شریف سے ذلت کے ساتھ باہر نکالنے کا حکم دیں گے (معاذ اللہ) دونوں صحابی رسول ﷺ کے جسم سے کفن اتارنے کا حکم دیں گے (معاذ اللہ)

دونوں صحابی رسول ﷺ کو ایک خشک درخت میں بغیر کفن کے لٹکا دینے کا حکم دیں گے (معاذ اللہ) دونوں صحابی رسول ﷺ سے جن کو بھی ذرا سی محبت ہوگی ان سب کو فنا کر دیں گے (معاذ اللہ) جو لوگ دونوں صحابی رسول پر لعنت کرتے ہونگے انہیں چھوڑ دیں گے (معاذ اللہ) دونوں صحابی رسول ﷺ کو اندھا کر دیں گے (معاذ اللہ) پھر دوسرے تمام لوگوں کو حکم دیں گے دونوں صحابی رسول ﷺ سے قصاص لے (معاذ اللہ) شروع دنیا سے لے کر امام مہدی علیہ السلام تک جتنے گناہ ظلم زیادتی، خون، ہوئے سب کے گناہ دونوں صحابی رسول ﷺ کے اوپر ڈال دیں گے (معاذ اللہ) سب کے گناہ کا بار اپنے سر لینے کا دونوں صحابی رسول ﷺ امام مہدی علیہ السلام کے سامنے اقرار کریں گے (معاذ اللہ) پھر دونوں صحابی رسول ﷺ کو آگ کے ذریعہ سے جلا دیں گے (معاذ اللہ) دونوں صحابی رسول ﷺ کی راکھ کو ہوا کے ذریعہ دریا میں ڈال دیں گے (معاذ اللہ) دونوں صحابی رسول ﷺ پر یہ آخر عذاب نہ ہوگا بلکہ تمام ائمہ اہل بیت اطہار رضی اللہ عنہم اجمعین باری باری زندہ ہوں گے اور ہر مومن بھی باری باری زندہ ہوگا اور سب کے بدلے روز عذاب ہوتا رہے گا (معاذ اللہ) یہاں تک کہ روز ہزار مرتبہ دونوں صحابی رسول ﷺ مریں گے اور زندہ ہوں گے اور عذاب دیے جاتے رہیں گے (معاذ اللہ) پھر اللہ عزوجل جہاں چاہے گا لے جائے گا اور عذاب دے گا (معاذ اللہ) اور شیعہ رافضی عقیدہ کے مطابق یہ سب باتیں حضرت امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ نے بتایا ہے۔ (معاذ اللہ)

(دیکھئے: حق الیقین، باب، پنجم، امامت، مقصد نہم، اثبات رجعت، ص ۵۷۳، تا ۵۷۷، تالیف، شیعہ علامہ محمد باقر مجلسی۔ ناشر انتشارات سُرور۔ ۱۳۹۳ھ)

چناں چہ حق الیقین کے مترجم "یاد رہے ترجمہ میں جو یعنی سے وضاحت ہے وہ راقم کا ہے" شیعہ سید بشارت حسین ترجمہ میں لکھتے ہیں:

''مفضل نے پوچھا کہ حضرت مہدی علیہ السلام اہل مکہ کے ساتھ کیا کریں گے حضرت نے ''یعنی امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ'' فرمایا کہ پہلے اُن کو حکمت وموعظہ کے ساتھ حق کی دعوت دیں گے۔ جب وہ حضرت کی اطاعت قبول کریں گے تو ایک شخص کو اپنے اہل بیت میں سے اُن پر خلیفہ مقرر فرمائیں گے اور وہاں سے مدینہ طیبہ روانہ ہوں گے۔ مفضل نے پوچھا کہ خانہ کعبہ کا کیا کریں گے؟ حضرت ''یعنی امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ'' نے فرمایا منہدم کر دیں گے اور جس بنیاد پر حضرت ابراہیم علیہ السلام و اسماعیل علیہ السلام نے چھوڑا تھا اسی پر از سر نو تعمیر کریں گے اور مکہ مدینہ اور عراق بلکہ تمام ملکوں اور شہروں کی عمارتیں جو ظالموں نے تعمیر کی تھیں منہدم کر دیں گے اور پہلی بنیاد پر قائم کر کے تعمیر کریں گے اور مسجد کوفہ کو بھی توڑ دیں گے اور پہلی بنیاد پر تعمیر کریں گے''

آگے ص، ۳۴، ۳۵ پر امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ کے حوالے سے لکھا ہے کہ آپ نے فرمایا:

''یہاں تک کہ حضرت قائم علیہ السلام ''یعنی حضرت امام مہدی علیہ السلام'' ظاہر ہوں۔ مفضل نے کہا اے میرے سید! پھر صاحب الامر علیہ السلام ''یعنی امام مہدی علیہ السلام'' دوبارہ کہاں متوجہ ہوں گے۔ فرمایا کہ میرے جد رسول خدا ﷺ کے مدینہ کی جانب۔ جب وہاں پہنچیں گے تو اُن سے ''یعنی امام مہدی علیہ السلام سے'' امر عجیب ظاہر ہوگا جو مؤمنین کی مسرت وشادمانی کا اور کافروں کی ذلت وخواری کا باعث ہوگا۔ مفضل نے پوچھا کہ وہ کون

سا امر ہے؟ فرمایا کہ جب وہ ''یعنی امام مہدی علیہ السلام'' اپنے جد بزرگوار کی قبر کے پاس پہنچیں گے تو کہیں گے اے لوگو! ''کیا'' یہ میرے جد بزرگوار رسول خدا ﷺ کی قبر ہے؟۔ لوگ کہیں گے کہ ہاں اے مہدی علیہ السلام آل محمد ﷺ۔ حضرت ''یعنی امام مہدی علیہ السلام'' پھر فرمائیں گے کہ یہ کون ہیں جو اِن کے ''یعنی رسول اللہ ﷺ کے'' پاس دفن کیے گئے ہیں؟ لوگ کہیں گے ان کے مصاحب اور ہم خواب خلیفہ اول و دوم ''یعنی صدیق اکبر و فاروق اعظم رضی اللہ عنہما'' ہیں۔ حضرت ''یعنی امام مہدی علیہ السلام'' لوگوں کے سامنے مصلحتاً پوچھیں گے کہ اول کون ہیں اور دوم کون ہیں؟ اور کس سبب سے تمام خلائق میں سے اِن کو میرے جد کے پاس دفن کیا گیا ہے؟ ممکن ہے کوئی دوسرے ہوں جو اس جگہ دفن کئے گئے ہوں۔ لوگ کہیں گے کہ اے مہدی علیہ السلام آل محمد ﷺ۔ اُن کے سوا کوئی اس جگہ نہیں دفن ہوا ہے۔ اُن کو اس لئے اِس جگہ دفن کیا گیا ہے کہ رسول خدا ﷺ کے خلیفہ اور اُن کی ''یعنی رسول اللہ ﷺ کی'' بیویوں ''یعنی حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا و حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا'' کے باپ تھے۔ تو حضرت ''یعنی امام مہدی علیہ السلام'' فرمائیں گے کیا کوئی ہے جو اگر ان کو دیکھے تو پہچان لے؟ لوگ کہیں گے کہ ہاں ہم اُن کو اُن کے اوصاف سے پہچان لیں گے۔ پھر حضرت ''یعنی امام مہدی علیہ السلام'' فرمائیں گے کہ آیا کوئی ہے جس کو کچھ شک ہو کہ وہ ''یعنی صدیق اکبر و فاروق اعظم رضی اللہ عنہما'' اسی جگہ دفن ہوئے ہیں؟ لوگ کہیں گے کہ نہیں کسی کو

اس میں شک نہیں۔ پھر تین روز کے بعد حکم دیں گے کہ دیوار کو توڑ
دو۔ اور دونوں کو قبر سے باہر نکالو" یعنی صدیق اکبر و فاروق اعظم رضی
اللہ عنہما کو" غرض دونوں کو تازہ بدن کے ساتھ اُسی شکل وصورت سے
جو رکھتے ہوں گے باہر نکالیں گے۔ پھر حضرت "یعنی مہدی علیہ
السلام" فرمائیں گے کہ اِن کے "یعنی شیخین کریمین رضی اللہ عنہما
کے" کفن علیحدہ کردیے جائیں تو اُن کے کفن کھینچ لئے جائیں
گے۔ پھر اُن کو ایک خشک درخت پر لٹکا دیں گے اس وقت امتحان
خلق کے لئے وہ درخت سبز ہو جائے گا اس میں شاخیں بلند ہوں گی
پتیاں نکل آئیں گی اس وقت وہ گروہ جو اُن کی محبت رکھتا تھا "یعنی
حضرات شیخین کریمین رضی اللہ عنہما کی جو محبت رکھتا تھا" کہے گا یہ ہے
خدا کی قسم شرف و بزرگی اور ہم اُن کی محبت میں کامیاب ہوئے جب
یہ خبر منتشر ہوگی تو جس کے دل میں رائی کے برابر اُن کی محبت ہوگی
وہاں حاضر ہوگا اس وقت حضرت قائم "یعنی امام مہدی علیہ
السلام" کی جانب سے منادی ندا دے گا کہ جو شخص رسول خدا
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اِن دونوں مصاحبوں کو دوست رکھتا ہو لوگوں کے
درمیاں سے علیحدہ ہو کر ایک طرف کھڑا ہو جائے اس وقت دنیا
والے دو گروہ ہو جائیں گے ایک گروہ اُن کو دوست رکھنے والوں کا
اور ایک گروہ اُن پر لعنت کرنے والوں کا پھر حضرت اُن کو دوست
رکھنے والوں سے فرمائیں گے کہ اِن سے بیزاری اختیار کرو۔ ورنہ
عذاب الٰہی میں گرفتار ہوگے وہ جواب دیں گے کہ اے مہدی علیہ
السلام آل محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہم اِس سے پہلے جانتے تھے کہ خدا کے

نزدیک اِن کی قدر و منزلت ہے اس لئے اِن کی بیزاری نہ کی تو آج
کس طرح بیزاری کریں جبکہ اِن کی بہت سی کرامتیں ہم پر ظاہر ہو
چکی ہیں اور ہم کو علم ہو چکا ہے کہ وہ مقربان بارگاہ رب العزت سے
ہیں بلکہ ہم آپ سے بیزار ہیں اور اُن سے بھی جو آپ پر ایمان
لائے ہیں۔ اور اُس سے بھی جو ان پر ایمان نہیں لایا۔ اور اُس سے
بھی ہم بیزار ہیں جو اِن کو اِس ذلت و خواری سے قبر سے باہر لے آیا
اور دار پر کھینچا۔ اُس وقت حضرت مہدی علیہ السلام ایک سیاہ ہوا کو حکم
دیں گے کہ ان پر چلے اور ان کو ہلاک کرے پھر حکم دیں گے کہ ان
دونوں کو دار سے نیچے لائیں پھر ان کو بقدرت خدا اندھا کریں گے
اور خلائق کو حکم دیں گے کہ جمع ہوں پھر ہر ظلم و جور جو ابتدائے عالم
سے آخر تک ہوا ان سب کا گناہ ان کی گردن پر لازم قرار دیں گے
اور سلمان فارسی (رضی اللہ عنہ) کو مارنے اور امیر المؤمنین (علی
رضی اللہ عنہ) کے خانہ اقدس کو آگ لگانے اور جناب فاطمہ علیہا
السلام اور حسن وحسین علیہما السلام کو جلانے اور امام حسن علیہ السلام کو
زہر دینے اور امام حسین علیہ السلام اور ان کے اطفال اور ان کے چچا
کی اولاد کو اور ان کے دوستوں اور مددگاروں کو قتل کرنے اور ذریت
رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اسیر کرنے اور زمانے میں آل محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا خون
بہانے اور ہر خون جو ناحق بہایا گیا اور ہر زنا جو عالم میں کیا گیا اور ہر
سود اور حرام جو کھایا گیا اور ہر گناہ ظلم اور ستم جو قیام قائم آل محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
تک واقع ہوا سب ان ہی دونوں کی گردنوں پر بار کیا جائے گا کہ تم
ہی سے سرزد ہوا اور وہ دونوں اعتراف و اقرار کریں گے کیونکہ اگر

روز اول خلیفہ برحق کا حق غصب نہ کرتے تو یہ سب نہ ہوتا پھر حکم دیں گے کہ ہر ظلم کے عوض جو شخص موجود ہوا ان دونوں سے قصاص لے پھر ان کے لئے فرمائیں گے درخت سے لٹکا دیں اور ایک آگ کو حکم دیں گے کہ زمین سے برآمد ہو اور ان کو درخت کے ساتھ جلائے اور ایک ہوا کو حکم دیں گے کہ ان کی راکھ کو دریا میں پھینک دے) مفضل نے عرض کیا کہ اے میرے مولیٰ کیا یہ ان کا آخری عذاب ہوگا ؟ فرمایا افسوس اے مفضل خدا کی قسم سید اکبر حضرت محمد ﷺ اور صدیق اکبر امیر المؤمنین (علی) علیہ السلام اور فاطمہ زہرا اور حسن مجتبیٰ اور حسین شہید کربلا علیہم السلام اور سارے ائمہ ہدی صلوات اللہ علیہم زندہ ہوں گے اور جو شخص محض خالص ایمان رکھتا رہا اور جو کافر محض رہا ہوگا سب کے سب زندہ ہوں گے اور تمام ائمہ اطہار علیہم السلام اور مؤمنین کے لئے ان پر عذاب کیا جائے گا یہاں تک کہ ایک شبانہ روز میں ہزار مرتبہ ان کو مار ڈالیں گے اور زندہ کریں گے پھر خدا جہاں چاہے گا ان کو لے جائے گا اور معذب کرے گا''

(دیکھئے: اردو ترجمہ حق الیقین۔ جلد دوم۔ نواں مقصد۔ رجعت کے ثبوت میں۔ تحت پانچویں آیت۔ ص۔ ۳۲ تا ۳۵۔ مترجم۔ شیعہ سید بشارت حسین۔ ناشر مجلس علمی پاکستان)

(پیغام) میرے بھائیوں! ذرا غور تو کریں۔ شیعہ رافضی لعنتی فرقہ نے صرف کعبہ شریف اور حضرات شیخین کریمین رضی اللہ عنہما کی ہی گستاخیاں نہ کی بلکہ اِن رافضی شیعہ لعنتیوں نے حضرت امام مہدی علیہ السلام کی بھی گستاخی کی کیوں کہ ان لعنتیوں نے امام مہدی علیہ السلام کو حضرت صدیق اکبر و فاروق اعظم رضی اللہ عنہما کی بے عزتی کرنے والا اُن پر ظلم کرنے والا اُن پر آگ لگانے والا ثابت کیا (معاذ اللہ) اور حضرت امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ کی بھی اِن

لعنتیوں نے بدترین گستاخی کی کیوں کہ ایک جھوٹی من گھڑت کہانی بنا کر اس کی نسبت حضرت امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ کی طرف کر دی گویا کہ ان لعنتیوں نے یہ ثابت کرنے کی کوشش کی کہ امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ شیخین کریمین رضی اللہ عنہما پر لعنت کرتے تھے (معاذ اللہ) اور تمام اہل بیت اطہار رضی اللہ عنہم اجمعین کی بھی بدترین گستاخیاں کیں کیوں کہ تمام اہل بیت اطہار رضی اللہ عنہم اجمعین کو ان لعنتیوں نے حضرات شیخین کریمین رضی اللہ عنہما کا دشمن ثابت کیا اور اُن سے بدلا لینے والے اُن سے قصاص لینے والے ثابت کیا (معاذ اللہ) ذرا غور تو کریں اِن شیعہ رافضی لعنتیوں نے کیا لکھا کہ وہ تمام لوگ جن کے دل میں رائی کے دانا برابر بھی حضرات شیخین کریمین رضی اللہ عنہما سے محبت ہوگی اُن سب کو حضرت امام مہدی علیہ السلام عذاب دیں گے (معاذ اللہ) بتاؤ میرے بھائیوں! کیا اب بھی آپ اِن شیعہ رافضی لعنتیوں سے رشتہ داری کرنا پسند کریں گے؟ کیا اب بھی آپ اِن شیعہ رافضی لعنتیوں کی محفل میں شرکت کر کے شیعہ سنی بھائی بھائی کا نعرہ لگانا پسند کریں گے؟ کیا اب بھی آپ یہی کہیں گے کہ شیعہ سنی میں بس فروعی تشریحی اختلاف ہے؟ (معاذ اللہ)

اللہ تعالیٰ ہمارے ایمان وعقیدہ کی حفاظت فرمائے اور عقیدۂ صحیحہ اہل سنت وجماعت میں موت نصیب فرمائے (آمین یارب العالمین)

نوٹ: فقیر کا یہ مضمون بنام (سنی شیعہ اختلاف فروعی نہیں اصولی ہے) ماہنامہ سہ ماہی سنی پیغام نیپال۔ رجب المرجب تا رمضان المبارک ۱۴۴۰ھ مطابق اپریل تا جون ۲۰۱۹ء جلد ۲ شمارہ نمبر ۷ میں چھپ چکا ہے۔

اس رسالہ میں کچھ ترمیم کے ساتھ لکھا گیا ہے۔

طالب دعا: احقر شبیر احمد راج محلی